دس
روحانی فرمان

فہرست فرامین مبارک

نمبر شمار	فرمان نمبر	تاریخ	مقام	صفحہ نمبر
1	فرمان مبارک نمبر 20	30-12-1893	منجوڑی	1
2	فرمان مبارک نمبر 45	13-09-1899	منجوڑی	6
3	فرمان مبارک نمبر 51	04-04-1900	جام نگر	13
4	فرمان مبارک نمبر 52	06-04-1900	جام نگر	19
5	فرمان مبارک نمبر 63	18-10-1903	وڈھواں کیمپ	24
6	فرمان مبارک نمبر 64	19-10-1903	وڈھواں کیمپ	28
7	فرمان مبارک نمبر 65	21-10-1903	راجکوٹ	34
8	فرمان مبارک نمبر 125	06-10-1905	نیروبی	40
9	فرمان مبارک نمبر 144	14-04-1908	بمبئی	51
10	فرمان مبارک نمبر 160	29-09-1899	دارالسلام	52

فرمان نمبر20

فرمان مبارک

منجیوڑی 30-12-1893

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"تم سب جماعت پر لازم ہے کہ بندگی عبادت کرو۔ خداوند تعالیٰ نے جو خلقت پیدا کی ہے وہ بندگی عبادت کرنے کے لئے، مگر کھا کر سوئے رہنے کے لئے نہیں کی، کہ کھا کر سوئے رہو۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

تم اپنے لئے کسوٹی نہیں مانگو اس لئے کہ کسوٹی بہت مشکل ہے۔

ایک شخص شاہ نجف میں رہتا تھا وہ بہت عبادت بندگی کرتا تھا اور روتا تھا اور روز کہتا تھا کہ یا علیؑ مجھے ایسا موقع دیں کہ میں جنگ جہاد کروں یعنی لڑائی کر کے دین کے دشمن کو ماروں اور میرا سر دوں یعنی لڑائی کر کے جنگ میں میرا سر دوں۔ اس طرح چالیس سال تک ہمیشہ بندگی کے وقت روتے روتے عرض کرتا تھا۔

ایک مرتبہ مرتضیٰ علی نے آدمی بھجوا کر اُسے کہلوایا کہ مرتضیٰ علی تجھے جنگ کے لئے بلا رہے ہیں۔ وہ شخص اُس آدمی کے ساتھ مولا علی کے یہاں گیا اور اُس نے عرض کی کہ مجھے مولا علی کا دیدار کرنا ہے۔

مولا علی نے کہلوایا کہ دیدار تو کل ہوگا۔ آج کی رات وہ یہی رہ جائے۔

اس کے بعد مولا مرتضیٰ علی نے اس شخص کے لئے ایک خوبصورت کنیز خدمت کے لئے بھیجی یعنی کہ وہ کنیز اُسے دے دی۔ اس نے اُس کنیز کو بیوی کی طرح گھر میں رکھا۔ بعد

میں رہنے کے لئے ایک بنگلہ دیا اور کھانے کے لئے نعمت کا ایک تھال بھیجا اس سے دونوں نے مل کر کھایا اور دونوں باتیں کر رہے تھے۔

اتنے میں جنگ کا نقارہ بجا۔ تب مولا علیؑ کے آدمی نے آکر اس شخص سے کہا کہ اے شخص! اُٹھ! جلدی کر! یہ وقت جنگ جہاد کا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ مولا علی کو معلوم ہے کہ میرے پاس ہتھیار نہیں، گھوڑا نہیں تو میں جنگ کس طرح لڑ سکوں گا؟

اس آدمی نے مولا مرتضٰی علیؑ کو اسی طرح بات بتائی۔ تب مولا مرتضٰی علی نے اسکے لئے ہتھیار اور گھوڑا اپنے آدمی کے ساتھ بھجوایا۔ وہ ہتھیار اور گھوڑا اس شخص کے پاس لے جا کر کہا کہ اُٹھ! یہ ہتھیار اور گھوڑا مولا علیؑ نے تیرے لئے بھیجے ہیں اس لئے جنگ کرنے کیلئے تیار ہو جا۔

اس شخص نے جواب دیا کہ مولا علیؑ سے کہنا کہ آج کا دن آپ جنگ کرو میں کل جنگ کروں گا۔

اس شخص کو دنیا میٹھی لگی تھی۔ اس لئے کہ اسے نئی بیوی، رہنے کے لئے گھر اور کھانے کے لئے تھال ملا تھا جس سے وہ لالچ میں پھنس گیا تھا۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

تم جماعت اپنے پر کسوٹی نہ مانگو۔ روزانہ جماعت خانے جا کر دعا پڑھو اور دعا مانگو کہ یا علی ہمارے اوپر کسوٹی نہیں ڈالنا۔ تم کسوٹی سے ہمیشہ ڈرنا۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

ہم تم پر کسوٹی کیوں نہیں ڈالتے؟ اور کیوں نہیں کہتے کہ تم ہمیشہ دو سو رکات نماز پڑھو؟ کیونکہ تم پر جو کسوٹی ڈالی ہے وہ تو پوری کر سکتے نہیں کہ دس روپے میں سے ایک روپیہ

دو۔

خدا کو دولت کی کوئی پروا نہیں مگر ایک کسوٹی ڈالی ہے وہ تم نہیں دے سکتے تو اور کونسی کسوٹی ڈالیں۔

ہم نہیں کہتے کہ تم سب دنیا کی مایا (دولت) چھوڑ دو۔ تم کھاؤ' خرچ کرو' استعمال کرو' جمع کرو لیکن مولا کا حق دو۔ بندگی عبادت کرو اور خدا کو پہچانو۔

مولا علی نے فرمایا ہے کہ میں خدا کو نہ دیکھوں تو عبادت بھی نہ کروں۔

خدا کو جو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتا تو اس کی آنکھیں اندھی ہیں۔

اس طرح شریعت اور طریقت سے تمہیں فرمان کر کے سمجھائے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو خدا کو نہیں دیکھتا اس کی بندگی قبول نہیں ہوتی۔

خدا اور حاضر امام کو پہچانے بغیر جو بندگی کرتا ہے اس کی آنکھیں اندھی ہیں کیونکہ حاضر امام بیٹھے ہیں انہیں نہیں پہچانتے۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

مولا علیؑ کے زمانے میں فتنہ کرنے والے ملا تھے۔ امام حسین کو شہید کیا وہ کوئی دوسری قوم کے نہیں تھے۔ تمام مسلمان تھے۔ صرف ایک فرنگی تھا جو ایمان لایا تھا۔ اس کے سوا امام کا سامنا کرنے والے تمام مسلمان تھے۔

تمہیں حکم ہے کہ تم دعا مانگو کہ خدا کسوٹی نہ ڈالے اس کا مقصد یہ ہے کہ جو کوئی ایمان والا ہو اور بڑا ہو وہ بھی کسوٹی سے پھر جاتا ہے۔

یہ دین تمہارا سچا ہے۔ آدھی رات کو ایک ملائک عرش سے اترتا ہے اور پکار کرتا ہے کہ' ہے کوئی ایسا بندہ خدا کا جو گناہ کی توبہ کرے؟ تو اس کی دعا خدا کے پاس لے جا کر قبول

کراؤں ہے کوئی ایسا شخص کہ خدا سے جو مانگے وہ دلواؤں۔ اس طرح ہر روز آدھی رات کو ملائک پکار کرتا ہے۔

اسکے بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

آغا علی شاہ داتار نے فرمایا تھا کہ آدھی رات کو یا علی کی بندگی کرو اس میں جو ثواب ہوگا وہ تمہارا ہے اور پاپ یعنی گناہ ہو وہ ہمارے اوپر ہے۔

مولا مرتضٰی علی تمہارا ایمان سلامت رکھے۔ جس طرح گنان میں کہا گیا ہے اس کے مطابق چلو۔

تمہیں عربی نہیں آتی تو کیا ہوا؟ جسے عربی آتی ہے کیا وہ بہشت میں جائیگا؟ اور (جسے) نہیں آتی کیا وہ جہنم میں جائیگا؟ نہیں ایسا نہیں

خدا صرف عربی جانتا ہے اور دوسری زبانیں نہیں جانتا ایسا نہیں خدا سب کی زبان جانتا ہے۔

جس زبان میں خدا کی بندگی کرو وہ زبان، تمام کی زبان خدا جانتا ہے۔ اگر خدا عربی جانتا ہو اور دوسری تمام زبانیں نہ جانتا ہو تو وہ خدا ہمیں قبول نہیں۔ ہمیں وہ خدا قبول ہے جو سب کی زبان جانتا ہے۔

بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

حاضر جامہ کو پہچانو، بندگی عبادت کرو۔ دین پر چلو، دین کا راستہ ہم سے پوچھو اور دین کے حق راستے پر چلو۔

ہم سے پوچھو تو تمہیں راستہ بتائیں۔ اگر ہمارے پاس نہیں آؤ گے اور ہم سے نہیں پوچھو گے تو اسکی ذمہ داری ہم پر نہیں۔

اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی فقیر ہو اور مانگنے کے لئے جائے تو اسے ملے۔ اگر گھر پر بیٹھا رہے تو بھوکا مر جائے۔ اس میں گاؤں کے دوسرے لوگوں کا کیا قصور۔ مانگے نہیں تو کوئی دے بھی نہیں اس میں دوسروں کا کیا قصور؟ مانگنے کے لئے جائے ہی نہیں تو اسے ملے بھی نہیں۔

دین کے راستے کے متعلق تم ہم سے نہیں پوچھو گے تو راستہ بھول جاؤ گے اور جہنم میں جاؤ گے، اس کا بوجھ ہمارے سر پر نہیں، تم گھر پر بیٹھے رہو گے اور ہم سے نہیں پوچھو گے تو ہم پر کچھ نہیں۔

اسکے بعد مولانا حاضر امام نے فرمایا:

نبیؐ صاحب نے دنیا سے رحلت کرتے وقت وصیت کی تھی کہ میں دنیا میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، جس میں ایک کتاب اور دوسری میری آل

بعد مولانا حاضر امام نے اسکے متعلق فرمایا:

وہ کتاب لیکر مرتضٰی علی مسجد میں گئے اور تمام لوگوں سے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے رسول اللہ نے دی ہے نیز تمہارے پاس لے آنے کے لئے وصیت کی تھی لہذا تم لو۔ تب تمام لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں۔

تب مرتضٰی علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی تمہیں رتی برابر بھی خبر تا قیامت تک نہیں پڑے گی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب دس پارے ہیں انکے بارے میں پیر صدر دین نے تمہیں گنان میں سمجھایا ہے اسکے مطابق چلو۔"

فرمان نمبر45

فرمان مبارک

زنجبار 13-9-1899

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام کی ملاقات کا شرف لینے زنجبار کے نامدار سلطان عربی لباس میں آئے تھے۔ مولانا حاضر امام نے بھی نامدار سلطان کو عربی لباس میں ملاقات کا شرف بخشا۔

نامدار سلطان کے چلے جانے کے بعد مولانا حاضر امام وہی عربی لباس میں جماعت خانے میں تشریف فرما ہوئے' اس وقت کو جس نے دیکھا ہے وہ کبھی بھی بھول نہیں سکیں گے۔

مولانا حاضر امام تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:۔

"پیر صدردین بھی تمہارے جیسا ایک آدمی تھا۔ اس میں اور تم میں کوئی فرق نہیں تھا۔ اس کی آنکھ کان وغیرہ تمہارے جیسے ہی تھے۔

پیر صدردین عقلمند' دانا' سچا اور صاف باطن کا تھا۔

کوئی بھی خوجہ ہو گا وہ کہے گا کہ پیر صدردین نے خوجے بنائے ہیں۔ وہ پیر صدردین بھی تم خوجوں کا دین بھائی تھا۔ تم بھی محنت کرو اور پیر صدردین جیسے ہو۔

تم ایسا کرو کہ جس طرح پیر صدردین نے محنت کی' انکے جیسی محنت کرو تو تم بھی پیر صدردین جیسے بن جاؤ گے۔ محنت یہ نہیں کہلاتی کہ تم جماعت خانے میں دعا پڑھنے آؤ' یہ کام تو بہت ہی آسان ہے۔

حقیقی جو خدا میں واصل ہونے کا مقصد سمجھے تو فوراً معرفت حاصل کرتا ہے۔ پیر صدردین خدا کے قریب تھا' وہ خدا کو قریب سمجھتا تھا۔ اسے یقین تھا کہ میں خدا کے

قریب ہوں۔ اس نے کبھی بھی بُرا کام نہیں کیا۔

پیر صدر دین اکیلا جاتا تھا تب بھی سمجھتا تھا کہ خدا میرے پاس ہے۔ جو کوئی خدا کو حاضر سمجھتا ہے اس کے لئے بھی ایسا ہی ہے۔

تم اپنے والدین کی نظروں کے سامنے خراب کام نہیں کر سکو گے اور بُرے الفاظ بھی نہیں بول سکو گے۔ جو انسان خدا کو اپنے پاس حاضر سمجھتا ہے وہ خراب کام نہیں کر سکتا۔ اسی طرح تمام کاموں میں سمجھنا چاہئے۔

جو انسان مومن ہے اُسکے تمام کام صاف ہونے چاہئے۔ مومن کا خیال، سوچ اور باطن سب صاف ہونا چاہئے۔ مومن کے لئے یہ واجب ہے۔

تمہارا دین کتنے ستونوں پر کھڑا ہوا ہے؟ کتنے ستونوں پر اسکا دارومدار ہے؟ تمہارے دین کی بنیاد نیک اعمال پر رکھی ہوئی ہے۔ جس طرح کہ :۔

۱۔ آنکھ کی نظر صاف رکھنی

۲۔ سچ بولنا

۳۔ سچائی سے چلنا

۴۔ نیک اعمال کرنے

اس بنیاد پر چلو گے تو زمین پر نہیں گرو گے۔

لوگ کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد پُل صراط ہے۔ یہ بات جھوٹ ہے۔ تمہاری زندگی پُل صراط ہے۔ دنیا میں دنیا کے کام پُل صراط ہیں۔ خدا کوئی مداری نہیں ہے کہ رسی ڈال کر تمہیں کھینچے۔ تمہاری حیاتی میں ہی پُل صراط کو پار کرنا چاہیئے۔

حیاتی میں اچھی طرح چلے، اچھے بنے اور نیک اعمال کیئے تو سمجھو کہ پُل صراط کو پار کر لیا۔ اگر بُری طرح چلو گے تو پُل صراط کو پار نہیں کر سکو گے۔ دنیا پُل صراط کی مانند ہے۔

تم تمہارے دین کی باتیں اچھی طرح سمجھو۔ جو جانتے ہیں وہ اور بھی زیادہ سیکھیں۔ جو سیکھے نہیں ہیں وہ سیکھیں۔ پڑھو گے' سُنو گے تو تمہیں پتہ چلے گا۔ اگر نہیں پڑھو گے' نہیں سُنو گے تو کیا پتہ چلے گا کہ اسماعیلی دین کیا ہے ؟

کتابِ مولانا روم اور کتاب شاہ شمس تبریز کی پڑھو گے تو تمہیں پتہ چلے گا کہ کونسا راستہ اچھا ہے۔

مولانا روم نے پہلے اپنے بارے میں سوچا کہ پہلے میں پتھر تھا' پھر درخت بنا اور اس میں سے انسان بنا ہوں۔ انسان میں سے اب کیا ہوں گا اسکا وہ خیال کرتا تھا۔ تم بھی ایسا خیال کرو کہ تم انسان میں سے کیا ہو گے ؟ انسان سے زیادہ بڑے مرتبے پر پہنچو۔ ایسے کام اور ایسے خیال کرو۔

مرتضٰی علی کی اولاد ہو یا عمر کی اولاد' جس کے کام اچھے ہیں وہی اچھا ہے۔

تم علم پڑھتے ہو' سنتے ہو اس میں خیال کرنا چاہیئے کہ کیا کہا گیا ہے' اس کے مطابق چلنا چاہیئے۔

نیک آدمی کے کام نیک اور پاک ہونے چاہیئے۔ کوئی بھی عیب نہیں ہونا چاہیئے۔ کسی شخص کا سر بڑا اور ہاتھ چھوٹے ہوں تو وہ دیکھنے میں کتنا خراب لگتا ہے ؟ کسی کا پیٹ بڑا اور جسم دُبلا اور قد چھوٹا ہو تو وہ بھی کتنا خراب لگتا ہے ؟ یہ ایک مثال ہے اس طرح بد اعمال ہوں تو وہ بھی خراب لگتے ہیں۔ مومن کو تمام باتوں کا خیال ہونا چاہیئے۔

خدا کے نور کا دیا تمہارے اندر ہے۔ تمہارے ہاتھ (اختیار) میں ہے۔ یہ کہتے ہیں وہ ایک اشارے کی طرح ہے۔ وہ دیا ہمیشہ تم سب میں ہے۔ وہ تم دیکھو۔ تم اُسے پوچھو۔ تم اُسے نہیں پوچھو گے تو تمہیں کہاں سے پتہ چلے گا ؟

تمہارا مذہب بہت کٹھن اور مشکل ہے۔ جماعت خانے میں ہمیشہ دعا پڑھنے کے لئے آنا' وہ

مشکل نہیں۔ وہ سہل اور آسان کام ہے۔
تم حقیقت کے راستے پر چلو۔ دن اور رات خدا کو اپنے پاس حاضر سمجھو۔ دن اور رات نیک ہو کر چلو اور خدا کو دیکھو تو خدا تمہارے ہاتھ سے کسی دن بھی خراب کام نہیں کروائے گا۔
تم ایسے کام کرو کہ خدا تم سے راضی ہو۔ سجدے کرنا' رکوع میں جانا یہ تو آسان ہے مگر حقیقت کی پیروی کرنی مشکل ہے۔
جو اچھے کام کرتے ہیں انکی دوستی کرو تو خدا راضی ہو۔
مومن کا بیوپار ہے وہ بھی مومن کی عبادت ہے۔
مومن جب رات کو سوتا ہے تب خیال کرتا ہے کہ میں سویرے اُٹھ کر نیک کام کروں گا۔
مومن جب ایسے نیک خیال کر کے سوتا ہے تب اُس کا سونا بھی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے۔ جو نادان غافل ہو گا اُس کا سونا بھی گناہ میں شمار ہو گا۔ ایسا غافل سوتے وقت خیال کرے گا کہ روپے اکٹھے کروں' بیوی بوڑھی ہے اُسے نکال کر دوسری جوان بیاہ لاؤں' بڑی حویلیاں بنواؤں گاؤں میں عزت بڑھاؤں گاؤں میں بڑا آدمی کہلواؤں اور سب لوگ میرا مشورہ لینے آئیں۔ اسی طرح دوسرے بھی کئی خیالات کرتا ہے۔ اس طرح خیال کر کے سوتا ہے اُسکا سونا بھی گناہ میں شمار ہوتا ہے۔
اب سوچو کہ اچھے اور بُرے میں کیا فرق ہے ؟
تم اس طرح سوؤ کہ تمہارا سونا بھی بندگی کے حساب میں شمار ہو۔
دعا پڑھو اس میں دل لگاؤ تو اچھا ہے۔ لیکن دعا پڑھو اور دل میں بُرے خیالات رکھو تو کیا فائدہ ہو ؟
بیوی بوڑھی ہوئی۔ اسکے بچے بچپن ہی سے اس کے گھر میں اس کے ساتھ ہو اب وہ خیال کرے کہ جوان عورت اچھی دیکھ کر شادی کروں اور بوڑھی عورت کے حقوق کو نظر انداز

کروں اُسے کچھ بھی نہ دوں تو ایسے خیالات رکھنے والا شخص کُتا ہے۔ بلکہ کُتے سے بھی بدتر ہے۔

اپنے اسماعیلی دین میں واجب نہیں ہے کہ ایک بوڑھی عورت کو چھوڑ کر دوسری شادی کرے۔ بڑی کو نکال دے اور اُسکا حق نہ دے یہ بہت بُرا ہے۔

پیر صدر دین نے جب اچھے خیالات اور اچھے کام کئے تھے تب ایسے مرتبے پر پہنچے ہیں۔ تم بھی ایسے ہی اچھے اعمال کرو۔

ہم دن رات تمہارے ہی خیال میں ہیں۔

ہم سب جگہ جاتے ہیں وہ تمہارے فائدے کے لئے ہی جاتے ہیں۔

مہابڑیشور جاتے ہیں' ولایت جاتے ہیں اور دوسری کئی جگھوں پر جاتے ہیں وہ تم مریدوں کے ہی فائدے کے لئے جاتے ہیں۔

ہم جو محنتیں کرتے ہیں وہ تم مریدوں کے ہی فائدے کیلئے کرتے ہیں۔ ہمارے لئے تمام جماعتیں برابر ہیں۔ ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اُس میں مریدوں کا بھلا ہو اُسی طرح کرتے ہیں۔ سب تمہارے دین کی مضبوطی کیلئے ہے۔

تمہارا خیال تمہارے دین مذہب کیلئے ہونا چاہئے۔ تم دین کی خدمت کرتے ہو وہ ہمارے لئے نہیں کرتے۔ تمہارے آباؤاجداد کیلئے اور تمہارے لئے کرتے ہو۔

تمہارا دین حق ہے تم دین مذہب پر چلو گے تو فائدہ ہو گا۔ اس دنیا میں تم بُرے طریقے سے چلو گے تو تمہارے لئے تمہارا دین رکاوٹ بنے گا۔

تم اس طرح چلو کہ جہاں جہاں ہم جائیں وہاں وہاں ہمارے سُننے میں یہ آئے کہ آغا خان کے مرید فرشتے جیسے ہیں۔ تم اس طرح چلو گے تب ہی دین کا فائدہ ہو گا لیکن اگر ایسا خیال کرو گے کہ بوڑھی عورت کو چھوڑ کر دوسری جوان عورت سے شادی کروں اور پرائے

پیسے کھا جاؤں وغیرہ باطل خیالات کرو گے تو سمجھیں گے کہ آغا خان کے مرید خراب ہیں۔ خراب اعمال کرو گے تو بُرے کہلاؤ گے۔ اچھے اعمال کرو گے تو اچھے کہلاؤ گے اور سب لوگ کہیں گے کہ آغا خان کے مرید خوجوں کا مذہب بہت اچھا ہے۔

ہم تمہیں اچھے بُرے کے بارے میں سمجھ دیتے ہیں پھر عمل کرو یا نہ کرو وہ تمہاری خوشی پر منحصر ہے اور تمہارے اختیار میں ہے۔

پیر صدر دین فرشتے کی طرح نیک ہو کر چلے۔ انہوں نے اچھے کام کیے اس لئے ان کے بہت مرید بنے۔

تم شیطانی کام کرو گے تو ہر کوئی کہے گا کہ ان کا دین بھی شیطانی ہوگا۔ اگر تمہارے کام اچھے ہونگے تو تمہارا دین بھی اچھا کہلائے گا۔

ہم تمہارے پیر مرشد ہیں۔ تمہارا دین مذہب اچھا ہے لہذا تم بھی اچھے اعمال کرو۔

اولاً، جھوٹ نہیں بولنا ہمارے دین میں جھوٹ بولنا ممنوع ہے۔

دوسرا، پرائے پیسے لیکر دین کے کاموں میں استعمال کرو وہ بہت ہی خراب ہے۔ کسی پرائے کا مال کھا جانا وہ بہت خراب ہے۔ کوئی بُرا کام کرنے والا ہو یا تمہارے دین کا دشمن ہو اُس کے پیسے بھی کھا جانا حرام ہے۔ اُس میں سے تم دین مذہب کے لئے استعمال کرو گے اُس کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا اُس کے برعکس گناہ ہوگا۔

تمہاری اولاد کو تمہارے دین پر چلاؤ۔ انہیں بُری صحبت کرنے نہیں دینا۔ بُری صحبت خراب دین میں لے جائیگی ایسا نہیں ہونے دو۔

پرائی عورت کو بُری نظر سے دیکھ کر تمہارے دین کو رُسوا مت کرنا۔ تمہارا دین گھٹیا اور جھوٹا کہلائے ایسا نہیں کرنا۔ تمہارا دین سچا کہلائے اور تم فرشتے جیسے کہلاؤ ایسے نیک اعمال کرو۔ تم اپنے دین سے ہٹ نہیں جانا۔

تم اچھا اور بُرا سب سمجھو۔ خدا سب دیکھتا ہے۔ وہ خدا حقیقتاً ہستی رکھتا ہے۔ جس طرح کہ تمہارے دل میں خدا گواہی دیتا ہے۔ جب انسان بُرے کام کرتا ہے تب خدا اُسے تنبیہ کرتا ہے کہ یہ کام بُرا ہے۔ انسان سمجھنے کے باوجود بُرا کام کرتا ہے تب خدا اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ پہلے خدا اُسے اچھے بُرے کام کی تنبیہ کرتا ہے۔ خدا نہ ہو تو کون تنبیہ کرے ؟ لہذا انسان کو بُرے کام کرنا سزاوار نہیں۔

اگر تم نیک بن کر چلو گے، تو احمق ہو گے پھر بھی نیک کہلاؤ گے۔ بُرے کام کا انجام بَد ہے۔

یہ ہمارے فرمان سن کر دل میں خیال کرنا۔ ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا۔

ہماری فرامین سن کر ایک شخص بھی اسکے مطابق عمل کرے تو کافی ہے۔

جو نیک ہے وہ ہمارا اپنا ہے۔ ستر آدمیوں میں سے ایک آدمی بھی نیک اعمال کرے اور ہمارے فرمان کے مطابق چلے تو وہ بہت ہی اچھا ہے اس پر ہم بہت راضی ہیں۔

ہمارے فرمان سن کر ایسے کام نہیں کرو کہ لوگ کہے کہ یہ شیطان کے کام ہیں۔ تم فرشتے جیسے کام کرو۔ نیک کام کرو اور پاک رہو تو تم ملائک بن جاؤ۔ تم ایسے کام کرو کہ فرشتے سے بھی زیادہ بلندی پر جاؤ۔

نیک کام کرنے سے تمہارے دل کے خیالات تمہیں بلندی پر لے جائیں گے۔ بُرے کام تم بالکل نہیں کرو۔ نیک اعمال کرو اس میں بہت اچھا ہے۔

تمہارا سر پٹکنے سے خدا تمہیں قریب نہیں ہو گا۔ نیک اعمال کرو گے تو خدا تمہارے قریب ہو گا۔ انشاء اللہ! ہمارے فرمان پر چلو گے تو تمہیں فائدہ ہو گا۔"

فرمان نمبر51

فرمان مبارک

جام نگر 1900-4-4

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"انسان میں دو گروہ ہیں"

پہلا حیوان کی صورت میں ہے۔

دوسرا ملائک کی صورت میں ہے۔

حیوان بننا یا ملائک بننا یہ انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

عقلمند انسان پر لازم ہے کہ اچھے راستے پر چلے اور ملائک کے درجے پر پہنچے۔

ہمیں واجب ہے کہ تمہیں اچھا راستہ دکھائیں۔ اس راستے پر چاہے چلو یا نہ چلو وہ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ ہمارا فرمان نہیں مانو گے تو ہمارے لئے کچھ نہیں ہے' تمہارے اپنے فائدے کیلئے کہتے ہیں۔

تم غافل ہو۔ تمہیں معلوم نہیں۔ انسان زندہ ہے' اُسے پیسے دیں اور وہ بیوپار کرے۔ بیوپار میں نفع ہو تو ٹھیک ہے' مگر نقصان ہو تو غلط کام ہو۔

ہمارا مقصد بیوپار کیلئے نہیں ہے' بلکہ آخرت کے فائدے کیلئے ہے۔ تمہارے اچھے اعمال فائدے کیلئے ہیں' اور آخرت میں تمہارے لئے فائدہ ہے۔

خراب اعمال سے دنیا میں نقصان ہے۔ یہ سب تمہارے اختیار میں ہے۔

تم جیسے اعمال کرو گے ویسے ہو گے۔ تم اچھے کام پر عمل کرو گے تو ملائک کے درجے پر پہنچو گے۔

فرمان پر عمل نہیں کرو گے تو شیطان ہو گے۔ تکبر والے ہو گے۔

ہم مردِ درویش ہیں اسلئے ہم تمہیں حق فرمان کرتے ہیں' پھر قبول کرو یا نہ کرو وہ تمہاری مرضی کی بات ہے۔ اگر ہمارے فرمان پر نہ چلنا ہو تو ہم بات (فرمان) نہ کریں۔

ہم تمہیں اچھا راستہ دکھاتے ہیں۔ جسے اچھا لگے وہ کرے یا نہ کرے۔ ہمارے فرمان کی خبر تمہیں آخرت میں پڑے گی دنیا میں تمہیں پتہ نہیں چلے گا۔ وہاں سب نظر آئے گا۔ وہاں کالے منہ والے اور سفید منہ والے دکھائی دینگے۔ کالے منہ والے کہیں گے کہ ہم نے اچھے اعمال کئے ہوتے تو اچھا ہوتا۔

مومن کے لئے پہلا کام یہ ہے کہ حیوان کی حالت کو چھوڑ دے۔ حیوان کی حالت ہے وہ بَد ہے۔

فرشتہ بنتا ہو تو بَد نظر چھوڑ دو' بُرے کام کا خیال نہیں کرو۔ تمام عورتوں کو ماں اور بہن کی طرح سمجھو۔

لوگوں کا پرایا مال نہ کھا جاؤ۔ کسی پرائے کا مال کھا جانا' وہ مومن کے لئے واجب نہیں ہے۔

دین کے دشمن کا بھی مال نہیں کھانا۔ کسی کا بھی پیسہ نہیں کھانا۔

بُری نظر نہ کرے تب ہی دل ثابت (مضبوط) رہے گا۔

دل ثابت ہو گا تو ایمان ثابت رہے گا۔

تم سب دن اور رات خیال کرو کہ ایمانی ٹولہ پاک ہے اور "ایمان نور ہے"۔

میل ہو گا تو ایمان پیدا نہیں ہو گا۔ شک ہو گا تو دل میں گناہ پیدا ہو گا۔ اور میلے دل میں شک پیدا ہو گا۔

تم خیال کرو کہ شمر اور یزید کون تھے ؟اس وقت بھی کئی شمر اور یزید ہیں۔

یزید ہمیشہ قرآن پڑھتا تھا۔ شمر کو قرآن یاد تھا مگر پیغمبر کی اولاد کے دشمن تھے۔

مومن پر واجب ہے کہ امام جو فرمان کرے وہ ماننے چاہئے۔ تم پر واجب ہے کہ ایمان کے ساتھ حاضر جامے کا فرمان ماننا۔

جس طرح مرتضٰی علیؑ کا فرمان مانتے تھے۔ اسی طرح ہمارے فرمان مانو اور اس کے مطابق عمل کرو۔

ہم حقیقتیوں کے حکیم ہیں۔ تمہارا روح بیمار ہواُسکے ہم حکیم ہیں۔ جسے درد ہو وہ ڈاکٹر کے پاس جائے تواُسے ڈاکٹر کی بات ماننی چاہتے۔ اسی طرح تمہیں ہمارے فرمان ماننے چاہئے۔

ہم دین کا کام کرتے ہیں۔ اگر تم دین کا کام نہیں کرو گے اور مر جاؤ گے تب بہت پچھتاؤ گے۔ سب پر موت ہے۔

ابھی جس طرح تم سے ملاقات کرتے ہیں اسی طرح آخرت میں بھی ملاقات کریں گے۔

ابھی ہمارے فرمان مانو گے تو آخرت میں دلگیر نہیں ہو گے۔ ہمارے فرمان نہیں مانو گے تو آخرت میں پریشان ہو گے۔ اگر تم عقلمند ہو اور مانو تو اچھا ہے۔

تم ایسے کام نہیں کرو کہ آخرت میں پچھتانا پڑے۔

غریب ہو اور آسکے تو اُسے جماعت خانے میں آنا چاہئے اور دعا پڑھنی چاہئے۔

جماعت غریب ہو وہاں بھی جماعت خانہ ہو تو اچھا ہے۔ اگر نہ ہو تو چار لکڑیاں کھڑی کرکے 'چٹائی بچھا کر جماعت خانہ بنا کر وہیں دعا پڑھیں۔

شیطان جیسے انسان کی بات نہیں سنی۔ شیطان کی شکل آدمی جیسی ہے اسکی بات نہیں سنی۔

تم سب پر لازم ہے کہ دین کی باتیں ایک دوسرے کو سناؤ۔ نہیں سناؤ گے تو گناہ ہونگے۔ تم حق کی بات جانتے ہو گے اس کے باوجود دوسرے کو نہیں کہو گے تو تمہیں گناہ ہونگے۔

تمام جماعت پر واجب ہے کہ دین پر خیال کر کے چلے۔ خیال کرو کہ خداوند تعالی نے تمہیں کس لئے پیدا کیا ہے ؟ مر جاؤ گے تب آخرت میں کیا جواب دو گے ؟ پھر بھاگ کر کہاں جاؤ گے ؟ وہاں کوئی جنگل نہیں ہے کہ اُس میں سے بچ کر نکل سکو گے۔

آج کہاں ہو ؟ پھر کہاں ہوں گے ؟ پہلے کہاں تھے ؟

تم گائے یا بیل جیسے جانور نہیں ہو۔ انسان ہو۔

خیال کرو کہ ماں کے پیٹ میں کیسے تھے ؟ تمہارا روح کیسا تھا؟ تب کیا کرتے تھے ؟ تم ہمیشہ غفلت میں ہو۔

دن رات دنیا کے کام کرتے ہو اور دین کے کام نہیں کرتے۔ تمہیں بیوپار کرنے کیلئے ہم منع نہیں کرتے۔ دن کے چوبیس گھنٹے میں سے دو تین چار گھنٹے دین کا کام کرنا تم پر واجب ہے۔ دو گھنٹے بیٹھ کر دین کا خیال کرنا وہ بھی تم پر واجب ہے۔ تمہارے لئے تمہیں کیا کرنا اس کا خیال کرو۔ خیال کر کے اسکی معنی کرو۔

بچے کے لئے رنگ لو گے تو وہ سرخ اور سبز رنگ پسند کرے گا۔ خراب رنگ ہو گا تو پھینک دے گا۔ اسی طرح تمہارا دین الماس جیسا ہے۔

الماس کیا ہے اور شیشہ کیا ہے وہ سب ہمیں روشن ہے۔ تم بچے کی مانند دین کو دور کر کے

دنیا کے ساتھ کھیلتے ہو۔ ہمیں سب روشن ہے۔

خدا کا نور ہے وہ روشنی ہے۔

بہت سے لوگ دین کے کام میں بے خبر ہیں۔ دین کا خیال نہیں کرتے۔ جماعت خانے نہیں جاتے۔

دنیا میں پانچ کام نہیں کرو گے تو پھر تمہیں شک پیدا نہیں ہوگا۔ ہم جانتے ہیں کہ تمہیں شک ہوتا ہے۔ مگر یہ پانچ کام چھوڑ دو تو پھر شک نہیں ہوگا۔

پہلا تکبر۔

دوسرا جھوٹ بولنا

تیسرا دشمنی

چوتھا پرایا مال کھا جانا۔

پانچواں پرائی عورت کی طرف بد نظر کرنا۔

ان پانچ کاموں کو ترک کر دو تو بُرے کام بالکل نہیں ہوں گے اور شک نکل جائیگا اور اسکے بعد تمہارا دل صاف ہوگا۔

تکبر کرنا چھوڑ دو تو ایمان سلامت رہے گا۔ تکبر خراب چیز ہے۔ معاویہ نے حضرت علی کے سامنے تکبر کیا۔ حضرت امام حسین کے سامنے یزید تکبر سے لڑتا تھا۔

خدا سے خیال باندھے تو انسان فرشتہ بنے۔

انسان اولاً پتھر تھا، پھر درخت بنا، حیوان بنا، بندر ہوا، اسکے بعد انسان بنا۔ انسان فرشتہ بنے اُس سے بھی زیادہ بلند ہو، دوبارہ حیوان بھی بنے۔ پتھر بھی بنے۔ یہ سب اپنے اختیار میں ہے۔ یہ بات نصیب پر منحصر نہیں ہے۔

گھوڑے کی لگام جس طرف موڑو گے اسی طرف مڑے گا شک مت کرو۔ فرمان قبول کرو اور مانو۔ دین پر عمل کرو۔

تکبر اور دنیا کی محبت چھوڑ دو تو دل صاف ہوگا۔

فرمان ماننے میں تمہارا اپنا فائدہ ہے۔

گاؤں کے تمام لوگ ہمیشہ جماعت خانے میں جائیں۔ گنان (پیر کے کلام) بولیں، خیال کریں، مجلس کریں اور گنان کی معنی نکال کر واقفیت حاصل کریں۔

عقلمند خیال کرے اور ہمارے فرمان پر عمل کر کے معنی نکالے۔ نادان ہے وہ ہمارے سخن (فرمان) کو چھوڑ دیتا ہے اور خراب ہوتا ہے۔

جو کوئی گاؤں جماعت خانے کے بغیر ہو وہاں جماعت خانہ بنا کر وہیں دعا پڑھو۔

دعا جماعت کے ساتھ پڑھو۔ گھر پر پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ دعا گھر پر پڑھنے سے بھول جاؤ گے۔ بھول جاؤ گے تو حیوان ہو گے۔ حقیقت کو نہیں پہنچ سکو گے۔ جماعت خانے میں دعا پڑھنے نہیں جاؤ گے تو آہستہ آہستہ بھول جاؤ گے اور اصل حیوان کے ساتھ جا ملو گے۔

انسان کا مقصد یہ ہے کہ اصل مقام پر پہنچے۔ دین کے کام میں غافل ہو گے تو نہیں پہنچ سکو گے، حیوان ہو جاؤ گے اور حیوان کی جگہ پر پہنچو گے۔

تم کتنے عرصے غافل رہو گے؟ اپنا دین مضبوط رکھو تو تم اصل مقام پر پہنچ سکو۔

تم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں جانا چاہتے ہو گے تو اُٹھ کر چلو گے تب پہنچ سکو گے۔

ہمیشہ خداوند تعالیٰ کی عبادت کرو گے تو اُس مقام پر پہنچو گے۔

اب دعا پڑھنے کا وقت ہوا ہے لہذا تم جماعت خانے میں جا کر دعا پڑھو۔"

فرمان نمبر52

فرمان مبارک

جام نگر 1900-4-6

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"حضرت عیسیٰ ایک دن جنگل سے گزر رہے تھے اُنکے اصحاب انکے ہمراہ تھے۔ راستے میں انہیں شیر ملا اُس کے باوجود وہ آگے چلے۔ راستے میں ایک مرے ہوئے جانور کو دیکھ کر حضرت عیسیٰ نے دعا فرما کر اُسے زندہ کیا۔

کئی دنوں کے بعد ایک آدمی انہیں سامنے ملا۔ اُسے دیکھ کر حضرت عیسیٰ فوراً بھاگ نکلے اور دوسرے راستے سے گھر گئے۔ اصحابوں نے پوچھا کہ صاحب! آپ شیر سے نہیں ڈرے اور انسان سے ڈر کر کیوں بھاگ گئے؟

حضرت عیسیٰ نے جواب دیا کہ وہ آدمی احمق نادان تھا۔ اس کا دل سیاہ تھا۔ میرے فرمان سے مُردے زندہ ہوتے ہیں مگر نادان آدمی کو میرے فرمان اثر نہیں کرتے۔ ہر ایک میرے فرامین مانتا ہے مگر احمق نادان میرے فرامین نہیں مانتا۔ اس لئے میں بھاگ گیا۔"

اس پر مولانا حاضر امام نے فرمایا:

"نادان دین کا دشمن ہے۔ فرمان خیال میں نہیں لے گا وہ احمق نادان ہے۔ فرمان نہ سُنے وہ نادان ہے۔

تم بہت سے آدمی مومن ہو۔ تمہیں واجب ہے کہ اپنا دل پاک رکھو۔ جو بیمار ہو وہ بدن پاک رکھے۔ تم کو زخم ہوا ہو تب کس طرح احتیاط سے مرہم پٹی کرتے ہو؟

جب تمہارا دل بیمار ہو جائے تب بہت احتیاط رکھو۔ خدا نہ کرے کہ تمہارے دل میں

زخم ہو جائے۔

آدمی شیطان اور ملائک بنتا ہے۔ اس کے بارے میں کل تمہیں فرمان کیے ہیں۔ دل کا زخم وہ شیطان ہے۔ دل میں زخم ہو تو اسکی حفاظت کرو۔ اسکی جلدی مرہم پٹی کرو تاکہ صحیح ہو جائے۔ اگر ایسے ہی چھوڑ دو گے تو خراب ہو کر گوشت کو کھا جائیگا۔

ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو آدمی بے ایمان ہو جاتا ہے وہ زخمی ہے۔ ابتداء ہی سے اُسکا علاج نہیں کرو گے تو آہستہ آہستہ دل کو کھا جائیگا جس سے بہت نقصان ہو گا۔ مومن کو واجب ہے کہ وہ اپنا بہت خیال رکھے۔

ایمان ایک بیمثال زیور ہے۔

تم ابھی نہیں سمجھتے مگر مر جاؤ گے تب فائدے کا صحیح احساس ہو گا۔ جواہرات کو نہ پہچانے تب تک قدر نہیں ہو گی۔ مر جاؤ گے تب احساس ہو گا۔

فرمان ہوتے ہیں اس پر اچھی طرح توجہ اور خیال رکھو۔ پیغمبر کے دور میں کئی لوگ پیغمبر سے دشمنی کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین اور پیغمبر کو کافر بُرا بھلا کہتے تھے' مومن تھے انہیں بہت ہی اعتقاد تھا۔

تم جماعت بھی ہمارے اصحاب ہو۔ پیغمبر کے تمام اصحابوں نے گھر بار چھوڑ دیا تھا۔ پیغمبر کے ہمراہ جانے کیلیئے مکہ سے گھر بار کو ترک کیا۔ اپنے بال بچوں کو چھوڑ دیا اور تمام چیزیں چھوڑ کر مدینہ میں حضرت علی کے پاس آئے اور پیغمبر کے حضور میں پیش ہوئے۔ تم بھی اسی طرح فرمان پر چلو۔

انسان دنیا میں مسافر ہے تمہارا اصل گھر آخرت میں ہے۔

دنیا تو فانی ہے۔ اُس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مر جاؤ گے تب دو گز زمین ملے گی زیادہ نہیں ملے گی۔

دنیا ایک بدؔ چلن عورت کی طرح ہے۔ اُسے جلدی نکال دینا چاہئے۔ انسان ایسی عورت میں دل لگائے تو اس سے کیا فائدہ ہو ؟

عبادت بندگی کرو اور ایمان نہ ہوگا تو کیا فائدہ ؟

ہم تمہارے لئے کہتے ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں ہے۔ تم قبول کرو گے تو فائدہ ہوگا ورنہ نقصان ہوگا۔ تمام باتیں تمہارے اختیار میں ہیں۔

زمین کو کاشت کیا جائے تو اناج پیدا ہو اور تب ہی فائدہ ہو۔ کاشت نہ کرو تو کیا فائدہ ہو ؟

عبادت نہ کرو تو کیا فائدہ ؟ ایسے انسان ہو تو بھی کیا اور نہ ہو تو بھی کیا ؟

عبادت کے ساتھ اعتقاد صاف ہو' پیغمبر اور مرتضٰی علی کو پہچانے اور اسکے اعمال اچھے ہو۔ پرایا مال نہ کھائے۔ پرائی عورت پر بدؔ نظر نہ کرے تب عبادت صحیح طرح ہوگی۔

اعمال اچھے نہ ہو تو مُرید ہونے کا کیا فائدہ ؟ کام اچھے نہ ہو تب کیا حاصل ہو ؟

چابی تمہارے ہاتھ میں ہے اب کھولو یا نہ کھولو وہ تمہاری مرضی۔ ہم تو محنت کر کے تمہیں دکھاتے ہیں۔

جس طرح آقا شاہ حسن علی نے محنت کر کے تمہیں خزانے کا راستہ دکھایا ہے اس پر چلو یا نہ چلو وہ تمہاری مرضی۔

تم نیند میں گھرے ہوئے ہو اس لئے توپ کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ سوئے ہوئے شخص کو اُٹھایا جاتا ہے اسی طرح ہم تمہیں جگاتے ہیں کہ اُٹھو! عبادت میں مشغول ہو جاؤ۔ بھولنا نہیں۔ تین بجے کی عبادت میں بہت فائدہ ہے۔

ہماری باتیں سن کر دل میں رکھو گے تو بہت فائدہ ہوگا۔ سُن کر کان سے نکال دو گے تو کیا فائدہ ؟

فضول باتوں سے کیا فائدہ ؟ایسا کرو تو تم آئے اس سے بہتر نہ آئے ہوتے تو اچھا تھا۔
ہماری باتیں سن کر عمل کرو گے تو ایمان سلامت رہے گا۔ دنیا میں روشنی ہو گی۔
خیال کرو۔ انسان نے شیطانی نہ کی ہوتی تو اصل مقام سے باہر نہ نکلا ہوتا۔ خداوند نے اُسے اصل مقام سے باہر نکالا۔
تمہارا اصل مقام بہت بلند ہے مگر اب بہت دور ہے۔ اصل عقلمند ہو گا وہ بہت بہت خیال کرے گا کہ میں قید خانے میں کہاں سے آیا؟
مومن کے لئے دنیا قید خانہ ہے تمہارے اپنے لئے دنیا قید خانہ ہے ہمارے لئے بھی زندگی قید خانہ ہے۔
ہم دنیا سے بیزار ہیں دوبارہ کہتے ہیں کہ بیزار ہیں۔ ہمیں اصل مقام چاہئے۔ تمہیں بھی اصل مقام چاہئے۔
یہاں حیوان ہو گے تو کیا فائدہ ہو گا؟
عبادت اور نیک اعمال کرو۔ جھوٹ نہ بولنا۔ دل صاف ہونا چاہئے۔ ایمان کی سلامتی کے ساتھ عبادت کرو گے تب اچھے مقام پر پہنچو گے۔
اصل مقام کی نسبت اور کون سا بڑا (بلند) مقام ہے؟ محنت کرو گے تو اس مقام پر پہنچو گے۔ دو گھوڑے والی گاڑی میں بیٹھ کر نہیں پہنچو گے' مگر پیدل چل کر پسینہ نکالو گے تب پہنچو گے۔ محنت کرو گے' دل صاف رکھو گے اپنے دل سے دشمنی نکال دو گے تب اُس مقام پر پہنچو گے۔
ایک بڑا مینار ہے اُس پر چڑھو گے تب اس اصل مقام پر پہنچو گے۔ محنت کرو گے تب بلند مقام پر پہنچو گے۔ تمہاری اصل جگہ وہ ہے۔
دل صاف نہیں کرو گے' دل میں دشمنی ہو گی' دنیا کی محبت ہو گی تو اُس مقام پر نہیں

پہنچو گے۔

تانبا اور سونے کو پرکھنے سے پتہ چلتا ہے۔ انسان کے بارے میں بھی ایسا ہی ہے۔ دل میلا ہو گا تو اُس مقام پر نہیں پہنچو گے۔

تمہارا اصل مقام کتنا بلند ہے اُس سے تم لاعلم ہو۔

سلمان فارسی اہل بیت تمہارے جیسا تھا۔ پیغمبر فرماتے تھے کہ سلمان فارسی اہل بیت جیسا اچھا تھا۔ وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا۔

سلمان فارسی بھی تمہارے جیسا آدمی تھا۔ تم بھی عبادت کر کے سلمان فارسی جیسے ہو۔

تم عبادت کرو تو پیر صدر دین جیسے ہو۔ جانور جیسے ہو تو تمہیں کیا فائدہ ہو ؟

جواہرات ہیں مگر وہ تجوری میں ہیں۔ اُسے تالا ہے وہ تم نہیں جانتے دوسرے بھی نہیں جانتے۔

تم اپنی اچھی طرح حفاظت کرو اور ایمان پر ثابت قدم رہو۔ تم ہمیشہ جماعت خانے جاؤ۔ غافل نہیں ہو۔

پیسے نہ ہو تو نہ دو مگر عبادت کرو۔ عبادت کا بوجھ غریب اور دولت مند دونوں پر یکساں ہے۔

ایمان میں مشغول رہے اُسے بہت فائدہ ہے۔

ایک طرف پوری دنیا کا مال اور دوسری طرف عبادت، ایسا عبادت کا زبردست وزن ہے۔

تم مومن ہو۔ روزانہ زیادہ سے زیادہ نیک ہو۔ دین کے راستے میں ہزار زینے ہیں اُس میں سے سو زینے چڑھے تو کیا فائدہ ؟

دن اور رات فضول میں گنواؤں گے تو کیا فائدہ ؟"

فرمان نمبر 63

فرمان مبارک

وڈھواں کیمپ 1903-10-18

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"تم بہت محنت لے کر یہاں آئے ہو اور جو جو قدم اٹھائے ہیں اُسکا بدلہ اس دنیا میں اور اس دنیا میں خداوند تم جماعت کو دیگا۔ تم انسانی صورت میں ہو خداوند تعالی نے تم پر بہت ہی مہربانی کی ہے کہ تمہیں محبت سے ست پنتھ دین میں جنم دیا ہے مگر حیف (افسوس) ہے کہ جانور کی مانند جنم چلا جاتا ہے اور انسان پھر خاک میں داخل ہو جاتا ہے۔

روز قیامت میں دوسرے لوگوں کے لئے تو ایک بہانہ بھی ہے کہ انہیں ست پنتھ دین کا علم نہیں تھا مگر تم عرب بدخشانی' خوجہ' مومن اور دوسرے جتنے اسماعیلی ست پنتھی ہیں وہ قیامت کے دن انکا کوئی بھی بہانہ نہیں چلے گا۔ یہ دنیا دو دن کے لئے ہے اس میں تم شیطان کی بازی کھاتے ہو۔ تمہارے پاؤں کے نیچے خزانے کا انبار ہے۔ اس پر مٹی کا ڈھیر لگا ہوا ہے اُسے تم اس طرف یا اُس طرف نہیں کر سکتے' تاکہ خزانہ تمہارے ہاتھ لگ سکے۔

خیال کرو! اس جگہ پر ایسا تیل ہے کہ جس کی روشنی بہت ہی ہوتی ہے۔ مثلاً یہ بجلی کی بتی تمہارے قریب جلتی ہے۔ اُسے تم دیکھتے ہو یہ بتی دنیا کی ہے۔ تمہاری روح کے چراغ میں روغن کا ڈھیر ہے مگر اُسے دیا سلائی سے نہیں جلاؤ گے تو روشنی کیسے ہو؟ تمہاری اب جو بقیہ زندگی ہے اُسے کب تک بے فائدہ اور بے خبری سے گنواتے رہو

گے ؟ تم باطنی علم سے واقف گار ہو۔

تم عبادت نہیں کرتے۔ یہ اسماعیلی دین جو بہت ہی عظیم دین ہے اُسے تم نہیں سمجھتے جس کی وجہ سے دوسروں کے دین کی طرف راغب ہو جاتے ہو۔ تم خبردار ہو جاؤ۔ تم شیطان کی بازی کھا جاتے ہو۔ تم خیال کرو کہ تمہارے ہاتھ میں جواہر ہیں۔

تم دوسروں کے دین میں جاتے ہو وہ ظاہری دین ہیں۔ وہ تمام دین میں ظاہری، جسم کی اور گوشت کی عبادت ہے۔ زبان سے عبادت تو حیوان بھی کر سکتا ہے وہ کس کام کی ہے ؟ گائے بیل وغیرہ سب کو کان زبان اور جسم ہے تب تمہارے میں اور بیل میں کیا فرق ہے ؟ انسان کی طرح کتے اور دوسروں حیوان بھی جسم رکھتے ہیں۔ وہ بھی کھانا کھاتے ہیں، جنگل میں جاتے ہیں، چلتے پھرتے ہیں۔ دوڑتے ہیں۔ گوشت یا دوسرا کھانا ہو وہاں جاتے ہیں اور عورت کے لئے دوڑتے رہتے ہیں۔ تب تم میں اور کتے وغیرہ حیوان میں کیا فرق ؟

تم بھی روٹی اور عورت کیلئے دوڑ دھام کرتے ہو۔ کتا بھی زبان سے بک بک کرتا ہے اور زیادہ بولتا ہے۔ اسی طرح تم بھی کھانا اور بک بک کرنا یہ کام کرو تو تم میں اور کتے گدھے میں کیا فرق باقی رہا؟ تب لکھ چوراسی کا چکر کاٹ کر انسان بننے کا کیا فائدہ ؟ جب انسان بنے اُس وقت میں نہیں سنبھلے گدھے کتے ہی رہ گئے۔ لکھ چوراسی میں جاکر حیوان بنے اور مر گئے تب کیا حاصل ؟ مر کر دوبارہ کتے بنے اس سے کیا فائدہ ؟ تم خیال کرو، تمہارے آدم کے اوتار (وجود) کو پہچانو۔ انسانی وجود کا تمہارا مرتبہ سمجھو۔

انسان کی دو حالتیں ہیں۔ ایک حالت فرشتے کی اور دوسری حالت شیطان کی ہے۔ انسان میں فرشتہ بھی ہے اور حیوان بھی ہے۔ فرشتہ بننا یا حیوان بننا یہ تمہارے اپنے

اختیار میں ہے۔ گدھے (احمق) جیسے لوگ آکر ہمیں پوچھتے ہیں کہ ہم کیا کریں؟ ہمارے خیال دنیا پر ہیں اور عبادت بھی زبان کی ہے۔ ایسے لوگوں کو ہم کیا جواب دیں؟ اس لئے ہمیں کان بند رکھ کر چُپ بیٹھنا پڑتا ہے۔

جس طرح فرشتوں کے اوپر شاہ ہے' اسی طرح تمہارے اوپر بھی ہے۔ فرشتوں کے اندر ایک کنواں ہے اسی طرح تمہارے اندر بھی کنواں ہے۔ جب تک گڑھا ڈال کر پانی نہ نکالا جائے تب تک پانی ہاتھ نہیں آتا۔ تم کب تک بازی (فریب) کھاؤ گے؟ کب تک تمہارے خیالات دنیا پر رکھو گے؟ تم سمجھو کہ دنیا دو دن کی ہے بلآخر سب کو مر جانا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ دنیا کا کام نہ کرو۔ ایسا سمجھنا ہوا اُسکی بھول ہے۔

خداوند تعالیٰ نے کاروبار کرنے کا وقت مقرر کیا ہُوا ہے۔ دن انسان کی کمائی بیوپار کیلئے۔ رات خداوند نے کس لئے بنائی ہے؟ رات کا تمام وقت سونے کے لئے نہیں ہے۔ عبادت کے لئے بھی ہے اور عبادت میں خوشی پنہاں ہے۔

انسان کے لئے چھ گھنٹے نیند بہت ہے۔ باقی کا رات کا وقت عبادت میں گزارو۔ تم کہتے ہو کہ ہم مومن ہیں تب ہم پوچھتے ہیں کہ جانور کی نسبت کون سا ہنر تمہارے میں زیادہ ہے؟ حیوان کھاتا ہے اسی طرح تم کھاتے ہو حیوان پانی پیتا ہے اسی طرح تم بھی پانی پیتے ہو۔ حیوان بک بک کرتا ہے اسی طرح تم بک بک کرتے ہو۔

جس طرح کتا ہڈی اور گوشت کے پیچھے دوڑتا ہے اسی طرح تم پیسے کے لئے دوڑتے ہو۔ حیوان سوتا ہے اسی طرح تم سوتے ہو۔ جانور بچے پیدا کرتا ہے اسی طرح انسان بچے پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح کے جتنے کام انسان کرتا ہے وہ تمام تو حیوان بھی کر سکتا ہے۔ تب تمہارے میں اور حیوان میں کیا فرق؟

تم خیال کرو، تم کس مرتبے پر پہنچے ہو؟ تمہاری فضیلت اور تمام وقت روح کو پہچاننے کے لئے ہے۔ اس وقت تمہارے دونوں جانب دو راستے ہیں۔ ایک جانب ایک راستہ ہے اور دوسری جانب دوسرا راستہ ہے۔ ایک راستہ حیوان یعنی جسم کا ہے اور دوسرا راستہ روح کا یعنی فرشتے کا ہے۔ فرشتے کی سڑک آسمان پر جاتی ہے۔ اگر تم اُس راستے پر چلو گے تو ساتویں آسمان پر جا پہنچو گے۔ اگر اُس راستے کو چھوڑ دو گے تو تمہارا روح زمین پر ہی رہ جائے گا۔

ساتویں آسمان پر جو سڑک جاتی ہے اُسکا خیال کرو۔ انسان ہو کر کب تک حیوان جیسے رہو گے؟ دنیا پر کب تک محبت رکھو گے؟ کب تک دنیا کی بازی کھاتے رہو گے؟ ہمارے آباؤ اجداد کے بتلائے ہوئے دین اسماعیلی پر تم چلتے آئے ہو اسی طرح سچے دل سے اس ست پنتھ دین پر قائم رہو گے تو واپس قدم یعنی پستی نہیں ہو گی۔

اگر تم ہمت رکھ کر آسمان کی سڑک پکڑو گے تو جو چیز ہمارے ہاتھ میں ہے وہ بچپن میں دیکھ سکو گے۔ اگر تم زمین کا راستہ لو گے تو جس طرح درخت کو طوفان لگنے سے درخت کے پتے ہوا کے رُخ کے مطابق ادھر اُدھر ہلتے رہتے ہیں یوں بھٹکتے رہو گے اور تم خاک پر چلا کرو گے۔ سب تمہارے اختیار میں ہے اگر تم ایک دل ہو کر اور محبت سے سچے راستہ پر چلو گے تو آسمان پر چڑھ سکو گے ورنہ زمین پر رہو گے۔ سب تمہارے اختیار میں ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ تمہیں سمجھ دیں۔ اس راستے پر چلنا وہ تمہارا کام ہے۔ خانہ وادان! دعا پڑھو! تمہارے حق میں ہم دعا فرماتے ہیں۔"

فرمان نمبر 64

فرمان مبارک

وڑھواں کیمپ 19-10-1903

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"تم خوامخواہ دوسری باتیں مت کرو اور اچھی طرح توجہ سے سنو۔

ہم جو فرمان تمہیں فرماتے ہیں وہ جواہر ہیں۔ جو انسان ہیں وہ ان جواہر کو چُن لیں گے۔ جو حیوان ہیں انکی نگاہ گھاس پر رہے گی اور جواہر کو چھوڑ دیں گے۔

تم جتنے ایمان کے ساتھ ہمارے پاس آئے اُتنے ہی ایمان سے واپس جاؤ اُس میں کیا فائدہ؟ اسماعیلی دین ست پنتھ کا راز سمجھو۔ تمہارا دل یعنی نفس کس طرح پاک ہو وہ سمجھو۔

جو گناہ کرتا ہے وہ حیوان ہے۔ تم سڑک پر فضول دوڑ دھام کرتے ہو اور دل میں یہ سمجھتے ہو کہ ہم خوجے ہیں اُس سے کیا فائدہ؟

تم میں سے کئی لوگ ہمت کر کے جماعت خانے جاتے ہیں اور عبادت بندگی کرتے ہیں۔ جو جماعت خانے جاکر عبادت بندگی کرتا ہے' ہمت رکھتا ہے اس کا دل علم پر زیادہ ہوتا ہے۔ کئی لوگ دن رات فضول گنواں دیتے ہیں۔ دین پر ثابت قدم نہیں رہتے۔ انہیں ہمت نہیں ہے اور بے دین لوگوں کے ساتھ محبت جوڑتے ہیں۔ ایسا کرنے والے ہمارے مُرید نہیں مگر "مرید" یعنی گمراہ ہیں۔

مومن اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو بے دین لوگوں سے دور رکھتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ اپنے اصحاب کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ اُس وقت انہیں ایک آدمی سامنے ملا' اس آدمی کو دیکھ کر حضرت عیسیٰ پیغمبر دوڑ کر ایک طرف کی گلی میں چلے گئے۔ انہیں بہت دور جانے کے بعد دوسرے اصحاب ان کے پاس پہنچے۔ اصحاب نے پیغمبر سے عرض کی کہ صاحب آپ چیتا اور شیر سے نہیں ڈرتے نیز جنگل میں دوسرے درندوں سے بھی نہیں ڈرتے۔ تب ایک فقیر جیسے آدمی کو دیکھ کر کیوں بھاگ گئے؟ حضرت عیسیٰ پیغمبر نے فرمایا کہ جو آدمی سامنے ملا تھا وہ نادان بے دین تھا۔ نادان بے دین گدھے (احمق) سے بھاگ جانا زیادہ بہتر ہے۔ ایسے بے دین لوگوں سے دور رہنے میں فائدہ ہے۔

پیغمبر جیسے بھی بے دین لوگوں سے بھاگ کر دور رہے تھے تب تم ایسے بے دین لوگوں کی صحبت کرو گے' انکے ساتھ بات چیت کرو گے تو تمہارے دل سیاہی جیسے کالے ہو جائیں گے۔

تم میں جو جوان بچے ہیں انہیں دین کا علم اور گنان سیکھاؤ گے تو تمہارے بچے بہت نیک بنیں گے۔ اگر تم انہیں علم نہیں سیکھاؤ گے تو وہ گدھے (احمق) جیسے ہو جائیں گے اور دوغلی بات کریں گے۔ منہ سے بک بک کریں گے اور کہیں گے کہ ہم نے عبادت بندگی کی۔

ابھی تمہارا وقت ہے اس میں تمہاری عقل کھولو (سوچو) سُنو یاد کرو اور تم خیال کرو۔ پیر صدر دین نے جو روحانی گنان فرمائے ہیں اور حاضر جامے کے جو فرامین ہیں اُسے تم یاد کرو۔ جس طرح رسالے' اخبار پڑھ جاتے ہو اسی طرح پڑھ گئے تو کیا فائدہ؟

ایک ایک سطر (جملہ) دل میں حفظ کرو۔ گنان کا اور ہمارے فرمان کا ایک ایک جملہ ہزار ہزار جملے جیسا ہے۔

جب تم علم پڑھتے ہو تب بیٹھ کر خیال کرو۔ اس طرف بھی خیال کرو اور اس طرف بھی خیال کرو۔ جب تم بہت خیال دوڑاؤ گے تب اس میں سے تھوڑا بہت سمجھ سکو گے۔ تم ہمیشہ صبح شام جماعت خانے میں جاؤ اور دعا پڑھو۔

ایسا خیال نہیں کرنا کہ پیسہ خرچ کر کے بڑا جماعت خانہ بنانے میں ایمان ہے۔ تمہارا ایمان گیلی مٹی جیسا نہ ہو۔ اسکا خیال کرو۔ آپس میں محبت کے ساتھ جماعت خانے میں جا کر مل جل کر بندگی کرنے میں بہت ثواب ہے۔

جہاں تین کنبے ہوں اور الگ الگ گھر میں رہتے ہوں تو تینوں ساتھ مل کر ایک گھر میں ہمیشہ دعا پڑھو اور عبادت بندگی کرو۔ تم تین آدمی ہو تو ایسا خیال نہیں لانا کہ فلاں آئے تب ہی دعا پڑھنی جائیں۔ اکھٹے مل کر عبادت کرنے میں بہت اچھا ہے۔ جو کوئی اپنی جگہ بندگی کرنے کیلئے دے گا اس میں بہت ثواب ہے۔

تم دل کے ساتھ تہیہ کرو کہ تمہارے ایمان میں اضافہ ہو اور تمہیں فائدہ ہو۔ تمہارے دل میں اگر ایسا خیال نہیں کروگے تو تمہارے آنے کا کیا فائدہ؟ لہذا تم تہیہ کرو اور ہمت بڑھاؤ۔ ہم یہاں آئے ہیں تب ایسا فائدہ لو' اگر تمہارے دل میں فائدہ نہیں لوگے تو جس طرح یہ بادل اچانک ایک طرف سے اُٹھ کر آتے ہیں اور دوسری طرف چلے جاتے ہیں' اس سے کوئی فائدہ نہیں' اسی طرح تم بھی بادل کی مانند آکر بغیر کسی فائدے کے چلے جاؤ تو کس کام کا؟

تم ہمت رکھو۔ سستی چھوڑ دو۔ دنیا کا خیال ترک کرو۔ تم انسان ہو اور دو دن میں مرجانا ہے۔ عبادت بندگی کرلو۔ اگر عبادت نہیں کروگے تو جہنم میں جاؤ گے یا پھر حیوان بنو گے اس میں کیا فائدہ ؟

تم دل کے ساتھ تہیہ کرو۔ تمہارا ایمان تمہارے دل میں ہے اُسے ہمت دو آج تک تمہارے دل میں سستی تھی اب سے اپنے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور تمہارے خداوند کو دل میں جگہ دو۔ ایسا تہیہ کروکہ آج کے بعد ہمت بہت ہی رکھو۔ ایسی ہمت رکھواور ایسا تہیہ کروکہ آج کے بعد دین پر زیادہ خیال رکھو گے۔

تمہارے دل کے روح سے احوال پوچھوکہ اندر نفس کس طرف راغب ہے ؟ رات ودن دو تین گھنٹے نفس کی ساتھ خیال میں رہ کر اسکے ساتھ بات چیت میں رہو۔ کتنے دن تمہارے دل کو عبادت کے بغیر رکھو گے ؟

جس طرح مرغی زمین پر سر پٹکتی ہے یوں کتنے دن تک تم زمین پر سر پٹکتے رہو گے ؟

تم اوپر جانے کا خیال کرو یعنی کہ اپنی روح کا خیال آسمان پر جانے کا رکھو۔

دیکھو! مرتضٰی علی کے اصحاب سلمان جیسے تھے وہ سلمان ایک فارسی یعنی ایرانی تھا اس کے باجود بھی عبادت بندگی کے ذریعے اہل بیت کا رتبہ حاصل کیا۔ تم بھی ایسی ہی عبادت کرو۔ ایسی کوئی وجہ نہیں کہ تم اسکے جیسے نہ بن سکو۔ صرف تمہاری اپنی ناہمتی ہے۔ تمہارے دل میں محبت ہونی چاہئے۔ سستی تمہارے اپنے دل کی ہے۔

فضول باتیں کرتے ہو جس سے آخرت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ کئی نادان آدمی ایسا کیال کرتے ہیں کہ عبادت عربی زبان میں کریں۔ مگر ہندوستان کے باشندے

خوجوں کو عربی زبان میں کیا فائدہ ہوگا؟
عربی الفاظ میں عربی نماز عرب لوگوں کے لئے اچھی ہے جو اُسکی معنی سمجھ سکتا ہے اس کے لئے اچھی ہے۔ جو کوئی عرب نہیں ہے اور سمجھے بغیر بے خودی میں نماز پڑھتا ہے وہ تو کوئے کی طرح کائیں کائیں کرتا ہے۔ جو معنی نہیں سمجھتا اُس کا روح اُس میں نہیں ہوتا۔ وہ صرف منہ سے بک بک کرتا ہے۔
حضرت امام حسینؑ کے زمانے میں شمر بھی نماز پڑھتا تھا۔ جو بے ایمانی سے نماز پڑھتے ہیں وہ شمر کی طرح ہیں۔ مگر الحمد اللہ تم شکر ادا کرو کہ یہ ست پنتھ دین میں تمہارا جنم ہوا ہے تم اُس پر خیال رکھو اگر اُس پر خیال ہوگا اور تمہارے جسم میں سے روح نکل جائگا تو سیدھے بہشت میں جاؤ گے۔
بہشت میں پہنچے پھر بھی باغ باغیچے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہاں سے بھی واپس نکل کر حیوان ہوگے۔ بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے وہاں روح کو پہنچنا چاہیئے۔ روح ہے وہ تمہارا اچھلا نفس ہے۔ اُسے تم دل میں ایک کرو۔ تم کب تک دو دل میں رہو گے؟ تمہارا روح کب تک خاک میں رہے گا؟ پاک ہے وہ چیز دوسری ہے اور خاک ہے وہ بھی دوسری چیز ہے۔
تم تہیہ کرو۔ ابھی تم خاک ہو۔ اُس خاک میں سے تم پاک ہو۔ اگر تم پاک بن جاؤ تو پھر تمہارے جسدِ خاکی کو جلا دیا جائے یا کتے کھا جائیں اُس میں بھی عیب نہیں ہے۔ جو خاک چیز تھی وہ تو بلآخر خاک ہی ہے۔ مگر جسم میں جو روح ہے وہ پاک چیز ہے۔
جس کا روح پاک ہے وہ جبریل فرشتے سی بھی بلند درجے پر پہنچے گا یعنی کہ پیغمبر جیسا

بنے گا۔ روح کو پاک کرنے کر طریقہ کیا ہے؟ اولاً یہ ہے کہ ایمان پاک ہونا چاہئے۔ اُس کے بعد عبادت کرنی چاہئے اور اسکے بعد ہمیشہ کی تعلیم لینی چاہئے۔ آدمی ورزش کرنے سے پہلوان ہو سکتا ہے۔ پہلوان بننے کے لئے جیسی ورزش کرتے ہو ویسی ورزش روح کے ساتھ کرو تب آگے بڑھ سکو گے تب تم روح کے پہلوان بن سکو گے۔

تم جب انسان ہو تو ہمت کرو۔ ہمارے فرامین اس کان سے سن کر اُس کان سے نکال دو گے تو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ گرمی کے موسم میں ہم یہاں آئے ہیں اور تم ہمارے فرامین یاد نہ کرو تو خواں مخواہ یہاں آئے اور فضول محنت کی۔

ایسے کام کرو کہ جس میں فائدہ ہو اور میوہ تمہیں کھانے کو ملے۔ تم ہمارے کانگوے بھرتے ہو اسکے معنی یہ ہیں کہ تم ہماری بیعت کرتے ہو۔ ہمارے کانگوے بھرنے والا ہمارے ساتھ ایسا قول کرتا ہے۔ کہ جب تک زندہ ہیں تب تک تمہارے فرمان سے کبھی بھی باہر نہیں جائیں گے۔ ہم بھی اُنہیں ایسی ضمانت دیتے ہیں کہ اُس دنیا میں بھی تم ہمارے پاس ہی ہو گے اور ہم تمہارے پاس ہونگے۔"

فرمان نمبر65

فرمان مبارک

راجکوٹ 21-10-1903

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"تم ابھی انسان کی شکل میں ہو۔اُس میں کیسے کیسے فائدے ہیں اُسکا خیال کرو۔ تم ہوا کی شکل میں نہیں ہو اسی طرح پانی کی شکل میں بھی نہیں ہو۔پانی ہوتا ہے وہ بہتے بہتے دریا کی شکل میں چلا جاتا ہے۔ ہوا بھی اسی طرح ہے۔

تم انسان ہوئے تب تمہیں جنم مرن ہے۔ انسان جنم مرن کے درمیان گھومتا رہے اُس میں کیا فائدہ ہو؟ دنیا میں پیدا ہو کر کھایا' پیا' پہنا اور بچے پیدا کئے۔ دنیا کے راستے میں آئے اور گئے یہ کام تو حیوان بھی کرتے ہیں تب انسان کی فضیلت کیا؟ وہ سمجھنا چاہئے۔

عبادت ہے وہ ہمیشہ کی ورزش اور تعلیم ہے۔اگر تم ایک آدھ مہینہ عبادت نہیں کرو گے تو آہستہ آہستہ ورزش بھول جاؤ گے ورزش نہیں کرو گے تو پہلوان نہیں ہو گے۔ جسم مفلوج ہو جائیگا یعنی کہ سست ہو جائے گا۔ تمہارے جسم میں روح ہے اُسکی ورزش عبادت ہے۔

اگر تم جماعت خانے نہیں جاؤ گے تو عبادت کی ورزش کیسے ہو گی؟

جماعت خانے کے معنی یہ نہیں ہے کہ ایک بڑا بنگلہ بنا کر بیٹھ گئے۔ یہ کوئی قدرتی تخلیق نہیں ہے۔جب چھوٹی جماعت میں سے بڑی جماعت ہوتی ہے تب اُسے بڑی

جگہ چاہئے' اور چھوٹی جماعت ہو تب چھوٹی جگہ چاہئے۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جماعت خانہ ایک گھر ہے جو عبادت کیلئے ضرور ہونا چاہئے۔ کوئی بھی گھر بندگی کیلئے لو' وہ کرائے پر لینا' اگر کرائے پر نہ لیا جائے تو کوئی بھی گھر ہونا چاہئے' وہاں جا کر عبادت کرنی چاہئے۔ عبادت کرنے سے تمہیں فائدہ ہوگا یعنی تمہارا شوق اور دل کی خوشی بڑھتی رہے گی۔

تم ہوشیار رہو اور حق سے چلو۔ انسان کو دل میں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ چند درجات تک پہنچ کر رُک جائے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک وقت میں راضی نہیں ہو جاتا۔ مومن کی نگاہ ہمیشہ بلندی پر جانے کی ہوتی ہے۔ مومن کا خیال ایسا ہوتا ہے کہ میں فرشتہ بن جاؤں اور جبریل کے درجے پر پہنچوں۔ دنیا کی قوت ایسی نہیں ہے کہ اُس درجے تک پہنچ سکے مگر دل وہاں پہنچ سکتا ہے۔

تم دل سے تہیہ کرو اور پاک ہو۔ انسان کس طرح پاک ہوتا ہے؟ آنکھ' کان' ناک' منہ سب پاک ہو تب روح بلندی پر پہنچ سکے۔

کتا جب کاٹتا ہے تب اُسکا منہ بند کیا جاتا ہے۔ دوسرے حیوان کا منہ بھی بند کیا جاتا ہے اسی طرح انسان کا منہ بھی فرمان سے بند کیا جائے تو بند ہوتا ہے۔ حقیقی انسان اور حیوان میں یہ فرق ہے کہ انسان کا منہ نہیں باندھو گے پھر بھی وہ نہیں کاٹتا۔ حقیقی مومن کا دل کسی کو کاٹنے کو نہیں چاہتا کیونکہ وہ کاٹنے سے خوش نہیں ہے' مگر ایسے ساری دنیا میں چند ہی مل سکیں گے۔ تمہارا منہ کھلا ہو پھر بھی تمہیں کاٹنا نہیں چاہئے۔ تم کسی کو کاٹنے کا خیال بھی نہ رکھو۔

ہم جو فرامین فرماتے ہیں وہ جواہر جیسے ہیں۔ جب تمہیں فرصت ملے تب ہمارے فرامین پر دو گھنٹے خیال کرنا۔ جب ہم فرمان کیلئے منہ کھولتے ہیں تب موتیوں کے ڈھیر دیتے ہیں، مگر پرکھنے والا مومن ہو وہی ان موتیوں کی قیمت سمجھ سکتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اُسے کیا چیز ملی ہے مگر تم نادان ہو۔ عیسیٰ پیغمبر نادان سے دور بھاگ گئے تھے۔ ایسے نادان تم ہو۔ تب موتیوں کے ڈھیر میں سے تم کیا فائدہ حاصل کرسکو گے؟

دنیا دو دن کی ہے اُس میں عبادت کر کے پاک بننے کا خیال رکھو۔ حقیقی مومن صرف رمضان کے مہینے میں ہی روزہ نہیں رکھتے انہیں تو تین سو ساٹھ دن ہمیشہ روزے ہوتے ہیں۔ تین سو ساٹھ دن میں ایک بھی بد کام نہ ہو وہ روزہ ہے۔ کسی کو اذیت نہ دینی وہ روزہ ہے۔

یہ روزہ نہیں کہ منہ بند کر کے کھانا نہیں کھانا اور دوسرے گناہ کے بد کام کرنے۔ یہ خیال کے روزے ہیں۔ ہمیشہ خیال کر کے سوچو۔ ایسا خیال رکھنا کہ تمہارے دل میں کوئی بَد خیال پیدا نہ ہو۔ اسی طرح کسی سے حسد کرنے کا خیال دل میں نہ آئے۔

بندگی اپنا دل صاف رکھ کر کرنی چاہئے۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ دو سال عبادت کرنے کے بعد مغروری پیدا ہو۔

دو سال یا بیس سال بندگی کر کے اگر مغروری پیدا ہو گی تو فوراً ہی انسان مٹ کر شیطان بن جاؤ گے۔

جو کوئی اپنے پاک و صاف دل سے عبادت کرے گا وہ حضرت عیسیٰ اور حضرت

موسیٰ پیغمبر جیسا بنے گا۔ اتنا ہی نہیں مگر ان سے بھی اعلیٰ درجے پر پہنچے گا۔ عیسیٰ اور موسیٰ نبی کے درجے پر وہ ہو سکتا ہے کہ جس شخص کی زندگی پوری ہونے تک اسکے تمام خیالات پاک ہوں۔ جس کا دل پاک ہو اور جس کا روح دن رات خداوند تعالی کے ساتھ ملاپ کرتا ہو۔ ایسے لوگ اپنی ہمت سے اعلیٰ درجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ تم سب ایسے نہیں ہو کہ عیسیٰ یا موسیٰ جیسے ہو سکو لیکن اگر تم دن بدن تھوڑے زیادہ اچھے بنو۔ ایک ایک قدم' ایک ایک انچ' ذرا بھی آگے بڑھو گے پھر بھی ہم فائدہ سمجھیں گے۔

ایسا نہ ہونے پائے کہ دو قدم پیچھے ہٹ جاؤ۔ کئی لوگ راستے میں آگے چلتے ہیں اور پھر دو قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اگر اس طرح ہو تو سوچو کہ جہاں پہنچنا ہے وہاں کس طرح پہنچا جا سکتا ہے؟

تم کانگوا بھرتے ہو اسکی معنی یہ ہے کہ تم ہماری بیعت کرتے ہو کہ ہمارے حکم سے کبھی بھی باہر نہیں جاؤ گے۔ ایسا قول کر کے پھر ہمارے ساتھ نہیں چلتے' ہمارے فرامین پر نہیں چلتے تو اس سے تو کانگوا نہیں بھرنا اور قول نہیں دینا وہی بہتر ہے۔ مقصد یہ ہے کہ تم بیعت کرتے ہو کہ ہم تمہارے تابع ہوئے۔ یہ قول توڑ دو تب تو یہ مذاق ہوا۔ تم مذاق کرنے کیلئے تو نہیں آتے؟

ہماری یہاں تشریف آوری کے باوجود تم ویسے کے ویسے رہ جاؤ تب ہم یہاں تشریف لائے اور تم بھی یہاں آئے اُسکا کیا فائدہ؟ تم بہت محنت کر کے یہاں آئے ہو اور ہم جو میوے دیتے ہیں وہ کھائے بغیر ویسے کے ویسے ہی گھر واپس جاؤ تب

محنت کر کے یہاں آنے کا کیا پھل ؟

تم عقل سے سوچو۔

تمہارے گاؤں جاکر عبادت زیادہ کرنا۔ ہمت بہت رکھنا۔ زیادہ ایک دل ہو کر چلنا۔ سرکار صاحب کی خدمت بہت کرنا۔ تمہارے بچوں میں علم دین کا پھیلاؤ کرنا۔

جو کوئی ہمارے دین میں سے نکل جاتا ہے اور اپنے خیال دوسری جگہ دوڑاتا ہے وہ بے علم ہے اُسے دین علم کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ وہ معنی نہیں سمجھتے اور جو میوہ ہم دیتے ہیں وہ نہیں کھاتے وہ میوے کو نہیں پہچانتے کیونکہ وہ میوہ انہوں نے کبھی کھایا ہی نہیں اُسی طرح ان کے والدین نے انہیں میوہ چکھایا ہی نہیں۔ ایسے انسان کو کوئی جیسا بھی فریب دے گا اور جو بھی کھانے کو دیگا تو وہ فوراً کھا جائیگا۔

بچوں کے والدین ایسا کام نہ کرے کہ جس سے وہ ایسے گناہ کے لائق بنے۔ تم بچوں کو دین سے واقف گار نہیں کرو گے تو وہ خراب ہو کر دوسروں کے دین میں جائیں گے۔ اُس میں بچے کا قصور شمار نہیں ہو گا مگر والدین کا قصور شمار ہو گا۔ نیز والدین کے قصور کے علاوہ جس جماعت کے مُکھی کامڑیا نے خیال نہیں رکھا ہو گا اُس کا بھی قصور شمار ہو گا۔ ایسے دین سے ناواقف گار لوگ دین میں سے نکل جائیں اس کے آدھے گناہ اُسکے والدین پر ہیں اور آدھے گناہ مُکھی کامڑیا اور جماعت کے عملداران کے اُوپر ہیں کیونکہ انہوں نے محنت نہیں لی۔

جو لوگ گاؤں میں ہیں انکی روحانی کو نصیحت کے بول سمجھانے چاہیئے۔ وہ ایسا نہ کہیں دین کے بول ہماری روحانی کو نہیں سُنائے گئے تھے۔ دین اور نصیحت کے جو بول انکی

روحانی کو پہنچنے چاہئیں وہ جب نہیں پہنچتے تب اُن کا دل ہر جگہ گھومتا پھرتا ہے۔

تمہارے دین میں اور دوسروں کے دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ تم خیال کرو۔ تمہارا دین ''روحانی'' ہے اور دوسروں کا دین ''جسمانی'' ہے۔ روحانی اور جسمانی دین میں کتنا بڑا فرق ہے؟ وہ مُٹھی کا مڑیا بچوں کو نہیں سمجھائیں گے اور بچپن میں اُنکی روحانی کو نصیحت کے بول نہیں پہنچیں گے تو جسمانی دین بچوں کے ذہن میں بیٹھ جائے گا۔

جس شخص نے آم جیسا اچھا میوہ نہیں کھایا وہ شخص لہسن' پیاز' آلو' ٹماٹر ایسی ایسی چیزیں کھائے گا اور بہت پسند کرے گا۔ اُسے کچھ بھی فرق نہیں لگے گا جس شخص کے منہ میں آم جیسی چیز نہیں گئی وہ شخص پیاز آلو کیوں نہیں کھائے گا؟ اس لئے بچوں کو خاص دین علم گناہ کی تعلیم دینی چاہئے۔

تمہیں ہنسی کیوں آتی ہے؟ تم دنیا میں بیٹھے ہو تو تمہیں دل سے رونا چاہئے۔ آج ہم نے ایسے فرامین کئے ہیں وہ تمہارے دل میں نقش کرنے جیسے ہیں وہ نقش کئے ہیں؟ ہمارے دین میں ہمیشہ آم ہیں۔ اور دوسرے میوے ہیں وہ گھٹیا ہیں۔ تم تمہارے دل کے ساتھ تہیہ کرو اور اچھے میوے کھاؤ۔ تمہارے بچوں کو بھی اچھے میوے کھانے کیلئے یاد دھانی کراؤ کہ یہ اچھے میوے کھائیں اور یہ اچھے میوے کھانے چاہئے۔ تم آخرت کے میوے کھاؤ۔ دل اس میوے کو سمجھ سکتا ہے۔''

فرمان نمبر125

فرمان مبارک

نیروبی 6-10-1905

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"انسان جب تک اس دنیا میں ہے تب تک اسکول میں زیر تعلیم طالب علم کی مانند ہے۔ اسکول میں پڑھنے والے بچے ہمیشہ اپنی تعلیم جاری رکھتے ہیں اور اسکول میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے اُس کی تعلیم لیتے ہیں۔ اسی طرح انسان جب تک اس دنیا میں جی رہا ہے اُس وقت تک سیکھتے سیکھتے ہوشیار عاقل، عالم اور باہمت بنتا ہے۔

جو لڑکا بچپن (ہی) سے کاہلی کر کے اپنا سبق اچھی طرح یاد نہیں کرتا وہ امتحان میں کامیاب نہیں ہوتا اور گدھے کی مانند رہ جاتا ہے۔

انسان ہمیشہ تعلیم لیتا رہے تو مرنے کے بعد آخرت کے امتحان میں کامیاب ہو۔

دنیا میں کون کون سے اسباق سیکھنے چاہئے۔ پہلا سبق تو پاکیزگی کا سبق ہے یعنی تمام معاملات میں پاک اور صاف ہونا اگر اس پاکیزگی کے درس کو دنیا میں اچھی طرح یاد کیا ہوگا تو انشاء اللہ مرنے کے بعد جب تمہارا امتحان لیا جائے گا تو اُس وقت کامیاب ہو گے۔

مرنے کے بعد آخرت کے امتحان میں کامیاب ہونے کیلئے چار اسباق یاد کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ چار اسباق اس طرح ہیں۔

۱۔ تمہارا ایمان پاک ہونا چاہئے۔

۲۔ تمہارے اعمال پاک ہونے چاہئے۔

۳۔ تمہاری آنکھیں پاک ہونی چاہیئے۔
۴۔ تمہارے ہاتھ پاک ہونے چاہیئے۔
ا۔ اب ایمان اس طرح پاک ہونا چاہیئے کہ تمہارا روح عقل اور عشق سے پاک ہو تب تمہارا ایمان پاک ہوا کہلائے گا۔ اگر ایمان پاک ہو تو یوں سمجھا جائے گا کہ تم پہلے سبق میں کامیاب ہوئے۔ ایمان کی بنیاد عشق پر ہے۔ اگر عشق مکمل ہو تو ایمان روح کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔
۲۔ پاک اعمال سے کیا مراد ہے ؟ اور وہ کس طرح پاک رہیں ؟ اعمال پاک رکھنے کیلئے ہمیشہ یادگیری رکھنی چاہیئے۔ یہ یادگیری رکھنے کا کام بہت کٹھن ہے کیونکہ شیطان انسان کو ہمیشہ فریب دیتا ہے۔ شیطان دن رات تمہارے پاس تیار ہی بیٹھا ہے صرف حقیقی مومن ہی اُس کے فریب سے بچتا ہے۔
جس طرح ایک شخص سفر میں ہو اور اُس کے پاس مال ہو تو وہ مال لٹ نہ جائے تو اس لئے اُسے نیند بھی نہیں آتی کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر میں سو جاؤں گا تو چور آکر میرا مال لوٹ لے گا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ شاید مجھے مار بھی ڈالے اسی طرح حقیقی مومن دن اور رات ایسا خیال رکھتا ہے کہ میرے اعمال پاک رہیں تو بہتر ہے۔ اور شیطان مجھے فریب نہ دے تو بہتر ہے۔ اسی طرح حقیقی مومن شیطان سے ڈرتا رہتا ہے۔ شیطان کو وہ اپنا دشمن سمجھتا ہے۔
۴۔ ۳) تمہاری آنکھیں ہاتھ اور زبان بھی ہمیشہ پاک رہنے چاہیئے جس انسان کی آنکھیں پاک نہیں ہوگی اُسے عظیم گناہ ہے۔ آنکھیں پاک رکھنے کا کام بہت ہی مشکل ہے۔ پرائی عورت یا پرائے مال پر بَد نظر کرو گے تو اُس میں تمہارے لئے گناہ ہے۔

پرائے مال یا پرائی عورت کیلئے تمہارے دل میں اگر ذرہ برابر بھی بد خیال آیگا تو بھی تمہارے حق میں بہت نقصان دہ ہے۔ اس کام میں انسان کا گوشت کھانے جیسا سنگین گناہ ہوتا ہیں۔ جن کی آنکھیں پاک ہیں اُن کے لئے آسان ہے ان سے کوئی بھی گناہ نہیں ہو سکے گا۔

جس انسان کی زبان، ہاتھ اور پیر پاک نہیں اُس کے لئے بہت مشکل ہے۔ زبان پاک رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی وقت کسی مومن یا دوسرے کی غیبت یا بد گوئی نہیں کرنی چاہئے۔ اس طرح تمہاری زبان پاک رکھو۔ اگر کبھی کسی مومن میں کسی قسم کا عیب نظر آئے تو اس کا فیصلہ کر کے اپنی زبان سے اس کے عیب کو ظاہر نہ کرنا۔ کسی بھی شخص یا مومن کا فیصلہ کرنا تمہارا کام نہیں۔

خداوند تعالیٰ بھی انسانوں کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے تو تمہیں بھی اپنی زبان سے کسی کا عیب ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ اس طرح اپنی زبان پاک رکھو۔ اپنے ہاتھ کو خراب کام کرنے سے روکو۔ اسی طرح تمہیں ہر ایک کام میں پاک ہونا چاہئے۔

اپنے بچوں کو بچپن سے اچھے کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہئے وہ اس طرح کہ گھوڑ سوار جب گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اُس وقت لگام ہاتھ میں رکھتا ہے اور جس طرف گھوڑے کو موڑنا چاہتا ہو اس طرف موڑتا ہے۔ اسی طرح انسان اپنے روح پر مختار ہے لہذا جس راستے پر اُسے لے جانا چاہئیے اس راستے پر لے جا سکتا ہے۔ نفس پر تم سوار نہیں ہو گے اور تمہارے دل کو گناہ کے کام سے نہیں روکو گے تو شیطان تم پر مختار ہو جائے گا اور تمہارے دل کو گناہ کے کام کرنے کے لئے للچائے گا۔ شیطان تمہیں غلام بنائے گا۔ اگر شیطان کو اپنے دل میں جگہ دو گے تو وہ تم پر سوار ہو جائے

گا۔

اپنے بچوں کو بچپن سے ایسی عادت ڈالو کہ وہ شیطان کے تابع نہ ہو اور خراب کام کرنے سے باز رہیں۔ جس انسان کے اعمال بُرے ہوں اس سے تم دور رہنا جس طرح ایک مسافر مال کے ساتھ سفر کر رہا ہو وہ چور سے ڈرتا ہے اور چوکنا رہتا ہے اسی طرح تم بھی شیطان سے ڈر کر دور رہنا۔

انسان کے جسم میں روح ہے اسے جیسی عادت ڈالو گے ویسی عادت اپنائے گا۔ جس طرح انسان جسم کی ورزش کرتا ہے تب ورزشی کہلاتا ہے۔ وہ ورزشی بننے کیلئے بچپن ہی سے اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے تکلیف دیتا ہے اور اس طرح رفتہ رفتہ ورزش کرنے کی عادت ڈالتا ہے۔ اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے لچک دینے کی عادت ڈالنے کیلئے وہ تکلیف برداشت کرتا ہے جب اُسے اچھی طرح عادت ہو جاتی ہے تب وہ نہایت آسانی سے ورزش کر سکتا ہے۔ بالآخر اس میں اتنی قوت آجاتی ہے کہ وہ روپے کے سکے کو ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے کر سکتا ہے۔

تمہارے روح کے متعلق بھی ایسا ہی ہے۔ اپنے روح کو بھی ایسی عادت ڈالو کہ ہمیشہ خوشی کے نیک کام کرے جب روح کو ثواب کے کام کرنے کی عادت ہو گی اس وقت تمہارا روح پہلوان کی طرح ہو جائے گا اور فرشتے جیسا بن جائے گا بلکہ فرشتے سے بھی بلند مرتبے پر پہنچے گا اور اُس کے بعد تم خود معجزے کر سکو گے۔

ہم تمہیں دعا کرتے ہیں تم اپنے روح کو ایسی ورزش دو کہ وہ معجزے کر سکے اور تم اپنی اصلیت کو پہچان سکو۔ تمہارے روح کو نیک کام کرنے کی عادت ڈالو۔ تم روح کو جیسی عادت ڈالو گے ویسی عادت وہ اپنا لے گا۔ تمہارے روح کو پاک کام کرنے کی

عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ تمہارے جسم سے حیوانیت نکل جائے گی اور بالآخر مرنے سے پہلے تمہارا روح فرشتے جیسا ہو جائے گا۔

اگر تمہاری عادت دغابازی یا بُرے کام کرنے کی ہو گی تو تم میں اور حیوان میں کیا فرق ہے ؟ اگر تمہاری عادت ایسے بُرے کام کرنے کی ہو گی تو تمہارا دل رفتہ رفتہ شیر وغیرہ جنگلی جانور جیسا بن جائے گا۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ چیتا اور دوسرے گوشت خور جانور جسے دیکھتے ہیں اُسے پکڑ کر فوراً اپنا شکار کر لیتے ہیں اُس کا خون پی جاتے ہیں اور اُس کا گوشت کھا جاتے ہیں۔

اس طرح جس انسان کا دل پاک نہیں ہو گا اور جانور کی طرح ناپاک ہو گا تو وہ بھی چیتے کی طرح پرائے مال اور پرائی عورت کے لئے بد خیال کرے گا اور گناہ کے کام کرے گا۔ انسان کی بُری حالت کی وجہ سے اُس کا دل بھی بُرا اور حیوان کی طرح بن جائے گا تب تم انسان اور حیوان کے درمیان کیا فرق باقی رہا۔

جس راستے سے انسان فرشتہ بن سکتا ہے اُس راستے پر تم ہو مگر اُس راستے میں بڑی دشواری ہے لیکن عادت ڈالنے سے وہ راستہ بہت ہی آسان ہو جاتا ہے۔

تمہیں ہمیشہ نیک کام کرنے اور سچ بولنے کی عادت اپنانی چاہیئے۔ روز بروز زیادہ سے زیادہ نیک اور سچا بننے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر تم یہ چاہو کہ ہم ابھی اور اسی وقت نیک بن جائیں تو ایسا ہو نہیں سکتا کیونکہ تمہیں بُرے کام کرنے کی عادت ہو گئی ہے۔

کوئی شخص پانچ، دس یا بیس سال تک ورزش کرنے کی عادت جاری رکھے تب اُن کے ہاتھ اور جسم میں قوت آتی ہے اسی طرح جب تمہارے اعمال نیک ہوں گے اور جب تمہارے ہاتھ، دل اور ایمان پاک ہو گا تب ہی تم فرشتہ بن سکو گے۔

انسان جب تک دنیا میں زندہ ہے تب تک نور کا پانی اُس کے ہاتھ میں نہیں آسکتا کیونکہ خدانخواستہ بیس تیس یا چالیس سال بعد پھر وہ مغرور بن جائے اور گناہ کے ناپاک اعمال کرے تو وہ شیطان مثال بن جاتا ہے۔

مثال کے طور پر دیکھو! عزازیل (فرشتہ) اپنی بندگی سے ساتویں آسمان تک پہنچ گیا لیکن دین کے مغز کو وہ نہ سمجھا اُس نے خدا کا فرمان نہ مانا اس لئے شیطان بن کر زمین پر آگرا۔ تم بھی جب تک دنیا میں ہو اُس وقت تک کبھی بھی مغرور نہ ہونا۔ ذرہ برابر بھی ناپاکی کے کام نہ کرنا۔

جس طرح ڈاکٹر مریض کی نبض دیکھتا ہے کہ اس مریض کو بخار ہے یا نہیں؟ اسی طرح تم اپنے ڈاکٹر بن کر اپنے دل کی نبض دیکھو۔ تم تفتیش کرو کہ کیا میں نے نافرمانی کا کام کیا ہے یا نہیں؟ کیا میرا دل کسی سے حسد کرتا ہے یا نہیں؟ کیا میرے دل میں بُرے شیطانی خیالات پیدا ہوتے ہیں یا نہیں؟ کیا میں کسی سے دشمنی رکھتا ہوں یا نہیں؟ کیا کسی کے ساتھ دغابازی کرتا ہوں یا نہیں؟ اس طرح اپنے دل کا جائزہ لو۔

اگر تم ایسے کام کرتے ہوں گے تو تمہارا روح یقیناً تمہیں اس کے متعلق گواہی دے گا۔

اگر تمہارا دل تمہیں گواہی دے کہ تم گلہ غیب کرتے ہو' کسی کے ساتھ دغابازی کرتے ہو' جھوٹ بولتے ہو تو اپنے دل کو ایسے بُرے کام کرنے سے باز رکھنا جس شخص کے ساتھ تم نے دغابازی کی ہو' جس کی غیبت کی ہو' جس کے متعلق بُرا کہا ہو اُس شخص کے پاس تم فوراً جاؤ وہ شخص جماعت خانہ میں یا کسی اور جگہ پر ہو وہاں جاکر عاجزی اور فراخ دلی سے دغابازی، دشمنی یا جس قسم کا گناہ تم نے کیا ہو اُس کا اقرار کر کے اس سے معافی مانگو۔ صاف دل سے معافی مانگ کر ایک دل ہو جاؤ اور اس کے

بعد اس کی ساتھ ایسا گناہ نہ کرنا۔ اس طرح ایک دوسرے سے گناہ کی مافی مانگنے اور ایک دل کرنے کی تم کو عادت ہو جائے گی تو تمہیں کسی بھی قسم کا نقصان نہیں ہوگا۔

جس طرح ایک تیراک دریا میں تیرتا جاتا ہو اور دریا کی موجیں اُسے دھکیل کر دوسری جانب لے جاتی ہوں۔ اُسے جس طرف جانا ہو پانی کی موجیں اُسے اُس کی مخالف سمت میں لے جاتی ہوں تو وہ کچھ دُور تک پانی میں کھنچتا چلا جائے گا لیکن اگر وہ تیراک ہوشیار ہو تو بالآخر پار اُتر جاتا ہے۔

اسی طرح یہ دنیا سمندر کی مثال ہے۔ جس انسان کا ایمان اور عشق سچا ہوگا پھر بھی جس طرح ماہر تیراک کو دریا کی موجوں کی مزاحمتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اسی طرح اُسے بھی مشکلات تو آئے گی لیکن وہ تدبیر کر کے خشک زمین پر پہنچ جائے گا۔

تم تمہارا خشک راستہ ڈھونڈو۔ تمہیں خشک راستے پر جانا ہو تو تمہارے روح کو پاک کرو اور ہر روز تمہارے روح کو سچے راستے پر چلاؤ۔ اس طرح تمہیں خشک راستہ ہاتھ لگے گا۔ تمہارا خشک راستہ ساتویں آسمان پر ہے۔ جب تم وہاں پہنچو گے تب تمہیں خشک زمین ملے گی اور تمہارا دل بھی تمہیں گواہی دے گا۔ وہاں جانے کیلئے آسان راستہ نہیں ہے۔ بہت ہی مشکل راستہ ہے۔ وہاں پہنچنے کے لئے چار چیزیں پاک ہونی چاہئے اگر تمہاری یہ چار چیزیں پاک ہوں گی تو تم وہاں جلدی پہنچ جاؤ گے۔

۱۔ تمہارا ایمان

۲۔ تمہاری آنکھ

۳۔ تمہارا دل

۴۔ تمہارے اعمال

ان چار چیزوں کو پاک رکھنے کیلئے انسان کو دنیا میں جس طرح چلنے کی ضرورت ہے اس کی مثال یہ ہے کہ جس طرح بارش میں راستے پر چلتے ہوئے جسم بھیگ نہ جائے اس لئے تم لمبے کوٹ یا چھتری سے اپنا بچاؤ کرتے ہو تا کہ تم بیمار نہ ہو جاؤ اور تمہارا جسم سلامت رہے اگر تم ایسا کوٹ نہ پہنو اور ایسی چھتری نہ لو تو بارش کے پانی سے تم بیمار ہو جاؤ گے۔

اسی طرح اس دنیا نما سمندر میں سے ساتویں آسمان کی خشک زمین پر پہنچنے کیلئے' راستے میں جو سڑک ہے' اس پر شیطان کئی قسم کی بارش برساتا ہے۔ فتنہ' دشمنی' جھوٹ بولنا وغیرہ ہزاروں قسم کی بارش اس راستے پر برساتا ہے اور مومن کو خشک زمین پر پہنچنے نہیں دیتا۔ شیطان پہلے یہ خیال کرتا ہے کہ اس انسان کو جس قسم کے گناہ کرنے کی عادت ہو اُس کے مطابق اُس راستے سے اُس کو فریب دوں تا کہ وہ جلدی میرے تابع ہو جائے۔ کسی شخص کو بَد نظر کرنے کی عادت ہو تو شیطان اُس پر بَد نظر کرنے کی بارش برساتا ہے۔ جس کی فتنہ کرنے کی عادت ہو اُسے اسی راستے سے فریب دیتا ہے۔ جس کی تکبر اور غیبت کرنے کی عادت ہو گی اُسے اسی راستے سے لالچ دے گا۔ اسی طرح شیطان پہلے انسان کا جائزہ لے کر اُسے ہزاروں طرح سے فریب دے گا اور گرفتار کرے گا۔ لیکن جس طرح انسان بارش سے اپنے جسم کی حفاظت کے لئے کوٹ پہنتا ہے اور چھتری لیتا ہے اسی طرح جس انسان کا دل یعنی روح پاک ہو' جسے گناہ کے کام کرنے کی عادت نہ ہو وہی انسان شیطان کی فریب نما بارش سے بچ سکتا ہے۔

جس مومن کی یہ خواہش ہو کہ دن رات خدا کو راضی کروں اور شیطان کے تابع نہ ہو

جاؤں تو اُس کا اولین فرض یہ ہے کہ جو مومن ہو اُس کے دل کو راضی کرے۔
ایک شخص کا ایمان خواہ کتنا ہی مضبوط ہو گا پھر بھی اگر وہ کسی مومن کو دکھ پہنچائے گا تو وہ ہمیں دُکھ پہنچانے کے مترادف ہو گا۔ مومن کو دیا جانے والا دُکھ ہمارے کلیجے میں تیر کی طرح لگتا ہے۔
ہمارے پاک مومن کو ہم اپنی آنکھوں میں رکھتے ہیں ایسے مومن کو جو دُکھ دے گا اُس نے گویا ہماری آنکھوں کو دُکھ دیا۔
ہم تمہارے باپ ہیں۔ تم ہماری اولاد ہو۔ تو خیال کرو کہ کیا ایسا بھی کوئی بیٹا ہو گا جو اپنے باپ کو دُکھ دینا چاہے ؟ کسی کے دو بیٹے آپس میں لڑائی کریں تو اس کا دُکھ ان کے باپ کو ہوتا ہے یہ ایک دنیاوی مثال ہے دین کے کام میں بھی ایسا ہی ہے۔ ہم تمہارے روحانی باپ ہیں اور دنیاوی باپ کی نسبت تم سے دس گُنا زیادہ قریب ہیں اس لئے کسی بھی مومن کو دکھ دو گے تو وہ دُکھ تم نے ہم کو دیا۔ ایسا ہی سمجھنا۔
بظاہر تم ہم سے بہت دور ہو اس لئے تمہیں کئی باتوں کا ڈر رکھنا چاہئے۔ ہم نے تمہیں فرمایا ہے کہ تم سمندر سے نکل کر میٹھے پانی کے دریا میں آئی ہوئی مچھلی کی طرح ہو۔ تمہیں دُگنی احتیاط کی ضرورت ہے۔ خدانخواستہ شیطان تمہارے پاس آکر تمہیں فریب دے ایسا مت ہونے دینا۔ تم اس طرح مت چلنا کہ شیطان تم پر آتش کی بارش برسائے۔ شیطان آتش کی بارش برسائے تو اُس پر پانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ پانی خداوند خود ہے۔
ہم بظاہر تم سے بہت دور ہوتے ہیں۔ اگر شیطان تم پر کسی قسم کی فتنہ نما آتش برسائے تو اُسے بجھانے کے لئے ہمارا تاریا تعلیقہ جلد پہنچ نہیں سکتا۔ لہذا اگر تم میں کوئی فتنہ

پیدا ہو تو تم محنت کر کے، آپس میں ایک دل ہو کر فتنہ کو دور کرنا۔ جہاں تک ہو سکے لڑائی فتنہ پیدا ہی نہ ہونے دینا۔ اس طرح احتیاط سے اور بہت ڈر کر چلنا۔

تم جانتے ہو کہ افریقہ میں ڈوڈو نام کا ایک قسم کا باریک کیڑا ہوتا ہے۔ جو پیر میں داخل ہو جاتا ہے۔ ابتدا میں تو اس سے کوئی درد نہیں ہوتا لیکن جب وہ کیڑا خون پی کر بڑا ہو جاتا ہے تب اُسے باہر نکالنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور اُسے بہت تکلیف ہوتی ہے اور بالآخر اُس کا پیر سڑ جاتا ہے اور پیر کاٹنے کے سوا اور کوئی علاج نہیں رہتا۔ جب پیر کاٹ دیا جاتا ہے تب مریض کو آرام ہوتا ہے۔ لیکن یہ ڈو ڈو جو نہی پیر میں داخل ہو اور خارش ہونے لگے اُسی وقت کسی سوئی یا اور کسی چیز سے اسے نکال دیا جائے تو اس وقت آسانی سے باہر نکل جاتا ہے اور انسان کو کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

اسی طرح خدانخواستہ تمہاری جماعت میں ڈوڈو داخل ہو جائے یعنی کسی قسم کا فتنہ پیدا ہو جائے تو فوراً اُسے روک دینا اور جلدی سے ایک دلی اور صلح کر لینا۔ فتنہ فساد کو باہر نکال دینا۔ نیز اپنے دل میں حسد بالکل نہیں رکھنا۔ حسد سے بہت ڈرنا چاہئے۔

بُرے خیالات اور بُرے کام کو اپنے دل کے قریب بھی نہ آنے دینا۔ خدانخواستہ کسی بھی قسم کی خرابی پیدا ہو جائے تو اُسے جلدی ختم کر دینا وہ اس طرح کہ تم آپس میں محبت و اخلاص سے پنجہ لے کر معافی مانگ کر حسد کو دور کر دینا۔

اگر تم نے کسی کی غیبت کی ہو تو فوراً اس کے روبرو جا کر اپنے گناہ کا اقرار کرنا اور اُس سے التجا کرنا کہ وہ تمہیں معاف کر دے مومن کی شناخت یہی ہے ایسا کرنے سے وہ تمہیں ضرور معاف کر دے گا۔

اس کی بعد حاضر امام نے اپنے چشم مبارک میں آنسوؤں کے ساتھ فرمایا:۔

ہمارا ایک کام کرو گے تو ہم تم پر بہت خوش ہوں گے۔ وہ کام یہ ہے کہ ہندوستان میں کئی مومنین دکھی ہیں۔ جب ہم اُن کے دکھ سن کر یاد کرتے ہیں تب ہماری آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے۔ ایسے دکھی مومنین کو تمہاری طرف بھیجنے کیلئے ہم سوچتے ہیں۔ وہ مومن خوجے نہیں ہیں مگر تمہارے دین بھائی مومن ہیں۔ حضرت امام حسینؑ پر آخری لمحے جیسی تکلیف پڑی تھی ایسی تکلیف دن رات اُن پر پڑتی ہیں۔ وہ لوگ اگر یہاں آئیں تو اُنہیں تم پیسوں کی امداد نہیں کرنا اگر پیسوں کی امداد کرو گے تو وہ پیسے کھا کر بے فکر ہو جائیں گے۔ تم انہیں اتنی مدد کرو کہ وہ دن رات محنت کر سکیں۔ اُن کے لئے تم حکومت کے ساتھ ملکر ایسا انتظام کرو کہ سرکار انہیں زمین کاشت کرنے کیلئے دے۔ اگر سرکار زمین دے تو وہ زمین کاشت کر کے کمائیں گے اور سکھ سے آرام سے رہیں گے۔ انہیں کھانے کیلئے روٹی ملے گی تو وہ دغابازی نہیں کریں گے اور جھوٹ نہیں بولیں گے۔

وہ دسوند پوری دیں گے۔ اُن کا ایمان سلامت رہے گا۔ وہ عبادت کریں گے اُس سے تمہیں فائدہ ملے گا۔ تم محنت کر کے انہیں زمین دلواؤ گے تو اس کا عیوض تمہیں ملنا ہی چاہئے اور وہ تمہیں ملے گا اتنی زہمت اُٹھا کر انتظام کروا دو گے تو تمہاری دسوند ہم قبول کریں گے اور تم سے جو گناہ ہوئے ہیں وہ معاف کریں گے۔ تم اس کام میں مشغول رہنا۔ لیکن اگر وہ لوگ یہاں آئیں پھر تم مدد نہ کرو تو وہ بُرا کام ہو گا۔ جب سرکار زمین دے تب ہمیں بتانا تو ہم اپنے خرچ پر مومن مریدوں کو ممباسہ تک بھیج دیں گے۔

فرمان نمبر 144

فرمان مبارک

بمبئی 14-4-1908

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"ہم مُکھ مبارک سے قبول کریں تو تمہیں ثواب مل چکا یوں سمجھنا۔ تم اسماعیلی دین پر مضبوط رہنا۔ غافل نہیں ہو۔ سورج طلوع ہوتا ہے اور جس طرح روشنی ظاہر ہوتی ہے اسی طرح اپنے دین کی روشنی ظاہر ہوگی۔

تم اپنے دل میں اپنے روح کو یعنی ہمارے نور کو دیکھو صورت یعنی جسم تو ہر ایک کا خاک ہے۔ جسم کو بیماری بھی لگتی ہے، روح کو کچھ نہیں ہوتا۔ جو کوئی بھی روحانی عشق رکھتا ہے وہ ہی خدا پرست ہے۔ جسم کو دیکھنے والا بُت پرست ہے۔

ہر ایک انسان کے روح کے ساتھ امام کا نور منسلک ہے۔ مومن کا دل امام کے رہنے کا بنگلہ ہے اور وہ عشق پر قائم ہے۔ اگر وہ نور نظر آئے تب ہی ایمان کی خوبی ہے۔ ایمان کی خوبی ہے وہ نور ہے۔

مرشد جو فرمان کرے وہ بلا چوں چرا اس کے تمہیں تسلیم کرنے چاہیئے۔ اس طرح کا فرمان کیوں ہوا؟ وہ تمہیں نہیں بولنا چاہیئے۔ ہم رات کہیں تو رات اور دن کہیں تو دن لیکن امام کی عقل کے مطابق تمہیں چلنا چاہیئے۔ انسان کی عقل کی بنیاد بھی امام کی ہی عقل ہے۔ امام کے حکم کے سامنے تمہاری عقل چلانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ جو کچھ بھی ہے وہ روح ہی ہے لہذا اِسکو تلاش کرو کہ وہ کیا ہے؟ وہ کہاں سے آیا؟ وہ نور کی نگاہ کرنی چاہیئے۔"

فرمان نمبر160

فرمان مبارک

دارالسلام 29-09-1899

حق مولانا دھنی سلامت داتار سرکار آقا سلطان محمد شاہ حاضر امام نے فرمایا:

"تمہارے دین کے اصول (جڑ) کے متعلق فرماتے ہیں تمہارے دین کا "اصول دین" کیا ہے؟ تمام انسانوں کا خیال اصول اور مغز پر ہوتا ہے۔

تم میں سے کئی ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے دین کی کچھ بھی خبر نہیں۔

جب تم فارغ بیٹھے ہوں تب تمہیں خیال کرنا چاہئے کہ خالق کون ہے؟ مخلوق کون ہے؟ تم نے ایسے خیالات کبھی بھی کئے ہیں؟ کوئی تمہیں پوچھے کہ تم کون ہو؟ تب تم کہو گے کہ میرے باپ کا بیٹا' بلکہ تمہاری چند پشتوں تک جواب دے سکو گے۔ ذرا زیادہ عقلمند ہوگا وہ آدم تک پہنچے گا' پھر ختم۔

تم خیال کرو کہ آدم کہاں سے آیا؟ آدم کو کس نے بھیجا؟ جو انسان صوفی ہوگا وہ اس خیال کو پکڑ لے گا۔

تم نے دیکھا ہے کہ بارش آسمان سے زمین پر گرتی ہے' زمین پر گر کر خشک ہو جاتی ہے۔ وہ قطرہ قطرہ ہو کر دریا میں ملتا ہے اور دریا سمندر میں ملتا ہے۔ تمام پانی بلآخر واپس سمندر میں جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارا روح اصل ہے۔ اُس کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ جو عقل سے نہیں سمجھتا اور بلندی پر جانے کی خواہش نہیں رکھتا وہ زمین پر گر کر خشک ہو جانے والے پانی کی مثال ہے۔ جو اوپر جانے کی خواہش رکھتے ہیں وہ اوپر پہنچنے کے لئے بندگی زیادہ کرتے ہیں اور محبت بھی زیادہ کرتے ہیں۔

قید خانے میں عبادت کریں اور سمجھیں کہ مر جائیں گے تب قید خانے سے آزاد ہو کر بہشت میں جائیں گے۔ مگر بہشت بھی قید خانہ ہی ہے۔

تم میں جو تم سے زیادہ عقلمند تھے وہ ہمارے راستے پر چلے ہیں۔ مثلاً منصور چلا اُس کے لئے بہشت موجود تھی مگر وہ کہتا تھا کہ صرف بہشت میں جا کر کیا کروں؟ جب تک مغز کو نہیں چکھوں گا تب تک واپس نہیں لوٹوں گا۔ آگے بڑھوں گا۔

جب اصل کا علم نہ تو کیا حاصل؟ مولا مرتضیٰ علیؑ نے فرمایا کہ "جس نے خود کو پہچانا اس نے گویا خدا کو پہچانا۔" جہاں دیکھتے ہیں وہاں روح دوست کو دیکھتے ہیں۔ جب تم آدمی کو دیکھتے ہو تب آدمی کی شکل دکھائی دیتی ہے۔ ہاتھ، پیر، منہ، آنکھیں۔ سب دکھائی دیتے ہیں لیکن روح دکھائی نہیں دیتا۔ تم روح کو دیکھنے کی جستجو کرو۔

تمہیں ابھی روح کا خیال ہے یا بندگی کر کے سُکھ حاصل کرنے کا خیال ہے؟

انسان کا درجہ بلند ہے مگر وہ خود کو اپنے ہاتھ سے نیچے گرا دیتا ہے۔ تم میں سے کوئی کوشش کرے کہ ہم پیر صدر دین، پیر شمس اور منصور جیسے بنیں ے تو تم ایسے بن سکتے ہو۔ تم ان سے بھی بلند ہو سکتے ہو۔

ہم نہیں کہتے کہ تم کیسے ہو گے۔ مگر ہمیں سب معلوم ہے۔ اگر تم اپنے دین کے راستے پر مستقیم ہو کر چلو گے تو تم بلندی پر پہنچ سکو گے۔ وہ ہم جانتے ہیں۔ تمہارا دل اور مقصد صوفی خیال میں ہو تو تم پہنچ پاؤ۔ اس کام میں کئی چیزوں کی ضرورت ہے۔ اُس میں بلند ہمت چاہئے وہ ہمت تمہارے میں نہیں ہے۔ کئی ہزار سال گزر گئے۔ اس میں کتنے افراد اس مقصد کو پہنچے؟ حضرت عیسیٰ، حضرت رسولؐ، منصور، پیر شمس اور دنیا کے دیگر چند افراد پہنچے ہیں۔ ان سب کا کام اور راستہ ایک جیسا ہی

تھا۔ جو وہاں پہنچے وہ اپنے روح کے عاشق تھے۔ روح کے دوست تھے' وہ اس مقام پر پہنچے۔

دنیا میں کئی مذاہب ہیں جو صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔ شریعیتی' نصاریٰ' یہودی' ہندو وغیرہ تمام مذہب والے صوفی طریقے پر نہیں ہیں۔ ان کے خیالات اور بندگی پستی کی طرف جانے کے لئے ہوتی ہے۔ وہ جو امید رکھتے ہیں' وہ امید اچھی نہیں ہے۔ انہیں یہ امیدیں ہیں کہ بہشت میں جا کر وہاں اچھے اچھے کھانے' اچھے کپڑے' بہت سی حوریں اور بہشت کے سکھ خود کو ملے۔ ان کی ایسی امیدیں اچھی نہیں ہیں۔ ایسی امیدیں شریعتیوں کی ہیں۔ بہشت بھی دنیا کی مانند ہے۔ روح کی اصل خواہش ہے وہ اور ہی جوہر ہے۔

مولانا رومیؒ کہہ گئے ہیں کہ میں پتھر تھا' اس میں سے درخت میں پیدا ہوا' اس میں سے تبدیل ہو کر چیونٹی میں پیدا ہوا' اس کے بعد حیوان میں پہنچا' حیوان میں سے بندر میں پہنچا' اس میں سے انسان بنا ہوں۔ انسان میں سے کیا ہوں گا؟ ملائک ہوں گا۔ وہاں سے کہاں جاؤں گا؟ اس سے بھی اوپر جاؤں گا۔

تم خیال کرو کہ (ہم) فنا ہو جائیں۔ جو کوئی چاہئے اور کوشش کرے وہ وہاں پہنچ سکتا ہے' لیکن تمہارے گناہ تمہیں پہنچنے نہیں دیتے۔ ان گناہوں نے تمہیں قید خانے میں بند کر رکھا ہے۔ دنیا کے گناہوں نے تمہیں قید خانے میں ڈالا ہوا ہے۔ نیز جھوٹ بولنے کی عادت نے تمہیں قید خانے میں ڈالا ہوا ہے اور تمہاری امیدیں مثلاً بہشت' حوریں' اچھے میوے ان تمام امیدوں نے تمہیں قید کر رکھا ہے۔ لیکن روح کبھی بھی قید خانے میں خوش نہیں۔ دیکھو خیال کرو کسی بلبل یا دوسرے پرندے کو پکڑ کر

پنجرے میں بند کر دیا جائے۔ اُسے پانی اور اچھی اچھی چیزیں جو جانور کھاتے ہیں وہ دی جائیں تب بھی پرندہ پنجرے میں خوش نہیں ہوتا وہ اڑ کر فضا میں جانے کے لئے زیادہ خوش ہوتا ہے۔ پنجرے میں سے اڑ جانے کو اس کا جی چاہتا ہے۔

پرندے کے پر کاٹ کر اُسے پنجرے میں رکھا جائے اور پھر آہستہ آہستہ اُسے پنجرے کی عادت ڈالی جائے تو پہلے اُس کا جی چاہے گا کہ پنجرے سے باہر نکل جاؤں لیکن اس کے پر کاٹنے کے بعد دو تین سال اُسے پنجرے کی عادت ڈالی جائے تو پھر اس کا پنجرے سے باہر نکلنے کو دل نہیں چاہے گا۔ آپ بھی پرندے کی مانند ہیں۔

جب تم پہلے پنجرے میں آئے تو اس وقت تمہارا خیال تھا کہ بھاگ جائیں لیکن پھر پنجرے کی عادت ہو گئی۔ اس کے اندر کی غذا سے تم خوش ہوئے۔ فضا میں پرواز کرنے کے لئے تم خوش نہیں ہو۔ اولاد' خاندان' اس کا خاندان' اس کی اولاد' اس میں تم ایسے پھنسے ہوئے ہو' ایسے للچائے ہو کہ کٹے ہوئے پروالے پرندے کی مانند پر کٹے بن گئے ہو۔ اب تم کہاں جاؤ؟

کوئی بلبل انتہائی تیز رفتاری سے اُڑنے والی ہو اُسے سونے کے پنجرے میں بند کر کے اچھے اچھے میوے پانی وغیرہ دیا جائے تب بھی اُس کا دل چاہے گا کہ اُڑ جاؤں۔ لیکن آہستہ آہستہ اس کے پر کاٹ دیئے جائیں اس کے بچے جمع ہوتے جائیں اور پچاس سال کے بعد انہیں باہر نکالا جائے تو وہ اُڑ نہیں سکیں گے' کیونکہ اُن کی پیدائش قید خانے میں ہوئی ہے۔ فضا میں گھومنے یا پرواز کرنے کی خوبیوں سے وہ ناواقف ہیں۔

تم بھی بے خود ہو۔ اپنے دین کی اصل خوبی تم نہیں جانتے' اس کی معنی نہیں سمجھتے دین کی کیا خوبی ہے اُسکا تم کو علم نہیں۔

تم میں سے بہت سے ایسے ہیں کہ جنہوں نے اپنا نام اسماعیلی مذہب میں رکھا ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم اسماعیلی ہیں۔ لیکن اسماعیلی مذہب کیا ہے اور اسکی خوبی کیا ہے۔ اس کے متعلق انہیں کچھ معلوم نہیں وہ نادان ہیں۔

تم بھی آہستہ آہستہ صوفی خیال میں دل لگاؤ۔ اس سے بھی اوپر جانے کا خیال کرو۔ صوفی مذہب طریقت ہے۔ پھر حقیقت میں پہنچو گے۔ تم آہستہ آہستہ اُڑنے لگو گے۔ علم والا روح درجہ بدرجہ اوپر چڑھے گا وہ ایک درجہ مکمل کر کے دوسرے درجہ میں پہنچ سکے گا۔

لیکن جس کو علم نہیں وہ کہتا ہے کہ میں تو کہیں بھی نہیں جاتا یہیں بیٹھا ہوں۔ ایسے انسان کے دل میں ہمارے فرامین گھر نہیں کرتے' جو سمجھ نہیں سکتا اُس کے دل میں فرامین کیسے گھر کریں اور وہ کس طرح اعتبار کرے؟ ہمارے فرامین جو سمجھ سکیں گے انہیں میٹھے لگیں گے۔

ہمارے فرامین کے مطابق نہیں چلو گے تو تم پریشان ہو گے۔ وہاں لوہے اور آتش کے گروز تمہارے سر پر مارے جائیں گے تب تم وہاں پکار کرو گے اور کہو گے کہ ''توبہ توبہ'' دن رات گروز سر پر لگیں گے' بے خبری کا گروز بہت ہی اذیت ناک ہوتا ہے آتش کے گروز سے ڈر کر خوف کی وجہ سے عبادت کرے وہ مومن نہیں' لیکن حقیقی ڈر یہ ہے کہ خدا کے دیدار سے دور نہ ہو جاؤ اُس سے ڈرنا چاہیئے۔

جس طرح مولا مرتضیٰ علیؑ نے ایک دن نماز کے وقت فرمایا کہ ''خدایا مجھے بہشت کی طمع نہیں اور نہ ہی مجھے دوزخ کا خوف ہے۔ جو دکھ دینا ہو وہ مجھے دو' مجھ سے اچھائی کرو' میں آپ کا عاشق ہوں۔'' حقیقت یہ ہے۔ مرتضیٰ علیؑ معجزہ کرتے تھے لیکن

معجزہ آدمی بھی سیکھتا ہے اور جادوگر بھی کر سکتے ہیں۔ مرتضٰی علیؑ کا معجزہ یہ تھا کہ اپنی جگہ پر پہنچائیں۔ حقیقت کے اصل مقام پر پہنچو۔

تمہیں جو پوچھنا ہو' پوچھو کہ فلاں چیز ہم نہیں سمجھ سکتے۔ تم بے خبر ہو۔ جو بے خبر ہیں وہ کیسے کیسے خیال کرتے ہیں کہ جو بیمار ہو اسکو اسکی بیماری سے مولا شفا دیتا ہے۔ وہ ہمارا کام نہیں ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ آپ کو سیدھا اور سچا راستہ دکھائیں تا کہ تم راز جان سکو اور اُس مقام پر پہنچو۔ تم فنا فی اللہ ہو جاؤ۔

فنا۔ کچھ بھی نہیں

فی۔ اندر

اللہ۔ خداوند تعالی

فنا فی اللہ' خداوند کی ذات میں ایک ہو جانا۔

تم ایسا خیال کرو کہ بھلا خدا کون ہے ؟ اور خدا میں کیوں نہ سماؤں ؟ ایسی خواہش رکھو۔

تم ایسا خیال نہ کرو کہ ہم نے فرمان بلا مقصد فرمائے ہیں۔ ہمارے فرامین پڑھو' سنو اور غور کرو۔ جس طرح کہ حضرت عیسٰی خدا میں فنا ہوئے تھے۔

حضرت عیسٰی کون تھے ؟ حضرت عیسٰی حقیقتی تھے وہ خدا میں فنا ہوئے۔ حضرت رسول کریمؐ کی معراج کے متعلق تم نے سنا ہے اس کے متعلق تم نے کیا خیال کیا ؟ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت رسولؐ گھوڑے پر سوار ہو کر معراج پر گئے' یہ سب لوگوں کی باتیں ہیں۔ خدا صرف آسمان میں ہی ہے' ایسا نہیں ہے خدا ہر جگہ موجود ہے لیکن وہ اصل مقام پر پہنچ کر واپس لوٹے وہ رات معراج کی تھی۔ یہ معراج ہے۔

تم اس کے معنی نہیں سمجھیں۔ پیغمبر نے جو مثالیں فرمائی ہیں ان کے معنی' جو عقلمند اور

دانا ہیں وہ سمجھیں گے۔ لیکن جو بے عقل ہوگا وہ کہے گا کہ قصے کہانیاں سچی ہیں۔ عقلمند آدمی کہے گا کہ انسان ایک عظیم چیز ہے۔ جو اچھے اور بُرے کی صحیح شناخت کر سکے وہ انسان ہے۔ عقلمند کہے گا کہ وہ ایک مثال ہے۔ اس کا موازنہ کر کے سمجھو' یہ تمہارے اختیار میں ہے۔ ایسا خیال مت کرنا کہ کام بہت مشکل ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ مولا مرتضیٰ علی کی اولاد وہاں پہنچے جو کوئی بھی پرندے کی مانند اُڑے' تہیہ کرے وہ پہنچ سکتا ہے۔ ابتدا میں زیادہ نہ اُڑ سکے تو کم اُڑے' اس طرح آہستہ آہستہ اصل باز کی طرح بن جائے گا اور صحیح طرح پرواز کرے گا۔ ان تمام باتوں کا خیال کرو۔ اس میں پرندے سے کوئی بھی مقصد نہیں۔ اگر پرندے سے مقصد ہوتا تو ہم تم کو نہ کہتے۔

دین یہ ہے کہ غلط خیال نہ کرنا۔ خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ تم خدا کو سجدہ کرو' اس میں خدا کو کیا فائدہ؟ خدا صرف ایک میں نہیں ہے' خدا ہر جگہ ہے اُسے خوش کرنا وہ بہتر ہے۔ جب تمہارا دل خوش رہے تب خدا بھی خوش رہے۔

تم دنیا میں قید میں ہو' تب تک خوش نہیں ہو سکو گے۔ خودکشی کر کے قید سے نکل جانا ایسا نہیں ہے۔ مر گئے تو پھر آگے بڑا قید خانہ ہے۔ ایک میں سے دوسرا پھر تیسرا وغیرہ۔ خودکشی کر کے چھٹکارا حاصل کرنا اُس میں کیا فائدہ؟

تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے آباؤ اجداد کیسے تھے گزشتہ زمانے میں عمر خیام ایک سُنی شریعیتی قاضی تھا۔ اس کے ہاتھ میں کتاب تھی۔ ہاتھ پاؤں دھونے کی فضول باتیں کرتا تھا۔ اس کے بعد اس نے آہستہ آہستہ خدا کے علم کے متعلق خیال کیا۔ پھر ناصر خسرو کے ساتھ اُسکی دوستی ہوئی۔ ناصر خسرو سے دوستی ہونے کے بعد عمر خیام آہستہ آہستہ محنت کر کے اپنے مرتبے پر پہنچا۔ وہ ہمیشہ حیات ہے وہ اپنی کتاب میں لکھ گیا ہے کہ میں

ہمیشہ زندہ ہوں۔

بندگی کے کیا معنی ہے ؟

بند۔ انسان کے پیر باندھنا

عبد۔ غلام

عبداللہ۔ خدا کا غلام

تمہارا غلام ہو اور بہت سالوں تک تمہاری اچھی طرح خدمت کرے تو کیا تم اُسے آزاد نہیں کرو گے ؟ تمہارا کوئی غلام ہو اور وہ اچھا آدمی ہو' اور ہمیشہ تمہاری خدمت کرتا ہو تو تم اُس کے لئے کیا کرو گے ؟ اسے پیسے دو گے تو وہ خوش نہیں ہوگا۔ اسے آزاد کرو گے تب ہی وہ خوش ہوگا۔

تم بندہ خدا ہو' خدا رحیم الرحمٰن ہے تو کیا تمہیں کسی وقت بھی آزاد نہیں کرے گا ؟ میں نہیں کہتا کہ اس دنیا کے بعد بھی اس آزادی میں تم پہنچ سکو گے۔ یہ سب سیدھے راستے پر چلنے اور اعلیٰ ہمت پر منحصر ہے۔ وہ سب تمہارے اختیار میں ہی ہے۔

تم خیال کرو کہ تمہارا دین کیا ہے ؟ تمہارے دین کا فرمان ہے کہ تم سوچ سمجھ کر چلو اور خیال کر کے دیکھو۔ مثال کے طور پر تم جنگل میں جا رہے ہو وہاں تین چار جگہوں پر پانی کے گڑھے ہیں جن میں پانی بھرا ہوا ہے۔ مغرب کے وقت جب سورج غروب ہوتا ہے اُس وقت سورج کے نور کا عکس پانی پر پڑتا ہے۔ اگر اُس جنگل میں چلنے والا انسان بے عقل ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ نورانی رنگ پانی کا ہے۔ لیکن اگر وہ شخص عقلمند ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ پانی کا رنگ نہیں ہے' یہ سورج کا نور ہے۔ میں نے وہ پانی دیکھا ہے۔ پہلے اور موجود پانی کا رنگ یکساں نہیں۔ یہ تو سورج کی روشنی پانی پر پڑتی ہے۔ جب سورج غروب ہو جائے گا

اُس وقت معلوم ہوگا کہ وہ سورج کا نور تھا۔

جب درخت یا پہاڑ پر تجلی گرتی ہے اُس وقت تم کہو گے کہ یہ تجلی پہاڑ ہے۔ یہ بے علمی اور نادانی کی باتیں ہیں۔

تم خود خدا کے مرتبے کو سمجھو اور حقیقت کے راستے سے واقف گار ہو تب ہی تم آزاد ہو سکو گے۔ خدا کے مرتبے کو سمجھنے سے پہلے اپنا مرتبہ سمجھو اُس کے بعد خدا کے مرتبے کا علم ہو گا۔

انسان دن رات پیسے پیدا کرے‘ نیک کام کرے یا پھر مر جائے اُس میں کیا فائدہ ؟ اسی طرح ہمیشہ بندگی کرنے کے باوجود آزادی میں نہ پہنچے تو کیا حاصل ؟ عقلمند تھوڑے سے ناراض ہو گا۔

تمہارے پاس غلام ہو اُسے ٹیڑھی ٹوپی پہناؤ اور زرد لباس ہٹا کر دو‘ لیکن اگر وہ غلام عقلمند ہو گا تو اُسے غم ہو گا اور وہ کہے گا کہ میں ناراض ہوں۔ اُسے کیا ہونا چاہئے ؟ اُسے لازم ہے کہ آزاد ہو اور مالک بنے‘ تب ہی عقلمند خوش ہو گا۔ اگر وہ غلام بے عقل ہو گا تو کہے گا کہ میں غلام ہوں‘ اچھے کھانے‘ اچھے کپڑے اور خرچ کرنے کی تمام سہولتیں ہیں اگر میرا مالک مجھے آزاد کر دے گا تو مجھے محنت کرنی پڑے گی اور میں بھوک سے مر جاؤں گا۔ میرے لئے غلامی بہتر ہے۔ تمام انسانوں کے خیالات ایسے ہی ہیں۔

ہمارے فرامین تمہارے دل میں نقش ہوتے ہیں یا نہیں ؟ ہم مشکل سمجھتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ہم دوسرے خیال میں فرماتے ہیں اور تم دوسرے خیال میں سمجھتے ہو۔

تم اسماعیلی دین کے معنی نہیں سمجھتے۔ تم صحیح یقین کے ساتھ سمجھو کہ تمہارا مرتبہ کیسا ہے ؟

جس انسان کا لباس خراب اور میلا ہو اُس کے لباس پر راستے میں تھوڑی مٹی یا کیچڑ لگے تو اُسے افسوس نہیں ہو گا۔ اس کے کپڑے پہلے ہی سے میلے تھے اس پر کچھ مزید داغ لگنے سے اُسے افسوس نہیں ہو گا۔ لیکن جس انسان کا لباس دھوبی کا دھلا ہوا صاف ہو گا اس کے لباس پر اگر راہ چلتے ہوئے گاڑی کا تھوڑا سا کیچڑ لگ جائے تو اُسے گھن محسوس ہو گی کیونکہ اس کا لباس ہمیشہ صاف رہتا ہے۔ وہ کہے گا کہ جلدی گھر جاؤں اور لباس کو تبدیل کروں تاکہ میرے دوست میرا مذاق نہ اڑائیں وہ گھر جا کر دوسرا لباس پہن لے گا۔

اس کے معنی سمجھتے ہو؟ کیچڑ سے مراد گناہ ہے۔ وہ کیچڑ یہ ہیں: ۱) پرایا مال کھا جانا۔ ۲) پرائی عورت پر بد نظر کرنا۔ ۳) مردوں کا خیال پرائی عورتوں پر ہونا۔ ۴) فلاں کے سو روپے میرے پیسوں کے ساتھ ہیں وہ کھا جاؤں۔ یہ تمام گناہ کیچڑ ہیں۔ مومن انسان اچھا لباس پہنتا ہے۔ وہ تھوڑے گناہ کرے پھر بھی اُسکی نظر میں وہ گناہ بڑے لگتے ہیں وہ جلد دوسرا لباس پہن لے گا۔

دوست معشوق سے ملنے کی خواہش رکھتا ہو اور اس کا لباس خراب ہو تو معشوق اُسے قبول نہیں کرے گا، کہے گا کہ جاؤ جاؤ۔

وہ معشوق کون ہے؟ وہ معشوق خداوند تعالیٰ ہے۔ خراب لباس وہ گناہ ہے۔ دن رات کیچڑ میں لیٹے وہ غلام ہے۔ وہ کبھی آزادی کی طلب نہیں رکھتا۔ یہ جو تمام فرامین ہوتے ہیں وہ تم سمجھو۔ حقیقت اور شریعت کیا ہے؟ یہ اور ہی صحبت ہے۔ "یہ" اور "وہ" کبھی بھی ایک ہونے والے نہیں ہیں۔ کبھی بھی ایک نہیں ہوں گے۔ "یہ" کتاب، روزے، نماز اور بندگی کو چاہتے ہیں۔

"وہ" امید آزادی کی رکھتا ہے۔ یہ دو باتیں ہیں۔ دونوں کے خیالات مختلف ہیں۔ ہمارے

لئے بہت محنت ہے۔

''وہ'' بے علم کس طرح خوش ہو؟ ''وہ'' حقیقت کو پکڑ تا نہیں اُسے حقیقت چاہئے ہی نہیں۔ جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن جو حقیقتی ہیں وہ دوسرے راستے پر چلتے ہیں۔ جیسے پہلے ۱) عیسیٰ ۲) پیر صدر دین ۳) ناصر خسرو ۴) پیر شمس ۵) مولانا روم' اس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے۔ یہ راستہ نادان کے لئے بہت دشوار ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے دین میں سے نکل کو کوئی اثنا عشری یا سُنی یا نصاریٰ ہو جاتے ہیں اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ خود بے علم ہیں۔ بے عقل آدم کے لئے حقیقتی دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل کے لئے ہمارا دین بہت ہی مشکل ہے۔ بے عقل دین میں سے نکل جائے اُس سے ہمیں حیرت نہیں ہوتی کیونکہ یہ دین بہت سخت ہے۔

جو انسان ضعیف العقل ہے وہ خراب ہے۔ وہ حرام کے پیچھے دوڑتا ہے۔ مگر جو دانا عقلمند ہو گا وہ کہے گا کہ یہ راستہ اچھا ہے وہ اس کا خیال کر کے چلے گا۔ عقلمند کہے گا کہ میری آرزو آزادی کی ہے' میں آزادی کے پیچھے دوڑتا ہوں' میں دوڑوں گا' میں تلاش کروں گا!

تم جب سجدہ کرو تب مانگو کہ ہمیں اصل مقام پر پہنچاؤ۔ جیسے بچہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے' گم ہو جاتا ہے تب وہ روتا ہے کہ کب ماں کے پاس جا پہنچوں! تم بھی ایسے ہو۔

ہم نے تمہیں بہت فرامین فرمائے' لیکن فائدہ تب ہی ہو جب ہمارے فرامین کے مطابق چلو۔ اگر تم ہمارے فرامین کے مطابق عمل کرو تو ہم ایسا سمجھیں گے کہ گویا ہم نے صبح تک فرامین کئے۔

انشاء اللہ تم میں کئی حقیقتی ہیں۔ انہیں ہمارے فرامین بہت ہی فائدہ دیں گے۔ ان

کے دلوں میں نقش ہو جائیں گے۔ لیکن جن کے دل ضعیف ہیں اور ہمت نہیں ہے ان کے دلوں میں کم یا زیادہ شک پیدا ہو گا۔ کیونکہ حقیقت پر انہیں کم اعتبار ہے۔ یہ سب ہم سمجھتے ہیں۔ سب کے دلوں کی ہمیں خبر ہے۔

شریعیتی ہمارے حقیقتی فرامین سنے تو انکے دل میں اثر نہیں کرتے جو حقیقتی نہیں وہ بے عقل ہیں۔

انسان کو جوش پیدا ہوتا ہے وہ جھوٹا جوش ہے اُسے بھی فرامین اثر نہیں کرتے۔ ان کو ایسا ہو گا کہ جس طرح پانی کو آگ پر رکھنے سے وہ بھاپ بن کر اُڑ جاتا ہے' وہ آگ پر جوش سے ابلتا ہے اور آواز کرتا ہے۔ دل کا جوش بھی پانی کی مانند ہے۔

ہم ہمارے دل سے تمہیں دعا کرتے ہیں کہ 'خدایا! ان کے دلوں میں ایسی طاقت بخش کہ آزاد ہوں' حقیقتی ہوں اور خرابی (برائی) سے دور بھاگیں۔ صحیح راستہ اختیار کریں اور سیدھے راستے پر چلیں۔ خدایا! انہیں حقیقتی آنکھیں بخش۔ یہ دعا تمام دعاؤں سے بڑھ کر ہے۔

انشاء اللہ ہمارے فرامین ہمیشہ دل میں رکھنا' بھول مت جانا۔ ایسا نہ ہو کہ جب تک ہم ظاہری طور پر یہاں موجود ہوں تب تک ہمارے فرامین پڑھو اور پھر نہ پڑھو۔ ایسا نہ ہونا چاہئے۔ جس طرح گنان پڑھتے ہو اسی طرح ہمارے فرامین پڑھنا۔ جس طرح گنان کی معنی نکالتے ہو اُسی طرح ہمارے فرامین کی بھی معنی نکالنا ہمارے فرامین وہی گنان ہیں۔

ہمارے تشریف لے جانے کے بعد ایسا مت سمجھنا کہ صاحب تشریف لے گئے ہیں جس طرح تم امام کو حاضر سمجھتے ہو اُسی طرح حاضر سمجھنا۔ حاضر امام ظاہر میں ہمیشہ حاضر نہیں بیٹھے رہتے۔ لیکن انہیں حاضر سمجھنا چاہئے۔ ہم بھی ہمیشہ تمہارے پاس ہیں۔"